رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۷۰۶

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول

ضوابط

نانک قدرت دیکھ کر خود یگی سب بھول

مقاصد

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

زنبیل

ایڈیٹر محمد یوسف وڈوان

۱۵ - جولائی ۱۹۱۲ء

نمبر ۲۰ | جلد ۳

KHILAFAT LIBRARY

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ عہ، ششماہی عہ، داعظین اور طلباء سے عہ، پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپے سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

(۴) یہ پرچہ ہر پندرہ روز بروز شنبہ شائع ہوتا ہے۔

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اُس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔ سکھ قوم میں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا پرچار کرنا۔

زنبیل

اندنوں بہت سے شہر بنغازی کے باشندے اطالویوں کے مظالم اور فاقہ کشی سے تنگ آکر عثمانی کیمپ میں چلے آئے ہیں اور تین دن ہوئے کہ انھیں لوگوں کا ایک دستہ ایطالی کیمپ کے ہراولی مورچوں کی طرف شبخون مارنے گیا اور یہ لوگ ۱۴ سوار تلیانیوں کو قتل کر کے واپس آئے۔ کل ایک ایطالی سپاہی شہر سے نکلکر خود عربوں کے پاس چلا آیا اور ان کی اطاعت مان لی اس سے یہ معلوم ہوا کہ بہت سے ایطالی سپاہی اپنے تئیں ترکوں کے حوالہ کر دینے کا عزم کر رہے ہیں۔ اسی شخص سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۳ - مئی کے معرکہ میں ساڑھے چار سو ایطالی قتل ہوئے تھے جن میں ایک افسر بعہدہ کرنل اور چند دیگر معزز فوجی افسر بھی تھے یہ تعداد عثمانی سپہ سالار کے تخمینہ سے چند در چند بڑھ کر ہے۔

عربوں نے ایک ایطالی گیت کا مطبوعہ پرچہ پایا ہے۔ یہ پرچہ بنی غازی کے اطالی سپاہیوں کو تقسیم کیا گیا تھا اور اُسے خاص فوجی بینڈ پر بجانے کے لئے درست کیا گیا ہے اس گیت میں دین اسلام پر فحش طعنہ زنی ہے اور قرآن کو مٹا دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ پوری گیت میں چار ٹکڑے ہیں جن میں سے دوسرے بند کا لفظی ترجمہ حسب ذیل ہے :-

(۱) کمبخت مسلمانوں کو موت آئے۔

(۲) اس اسلامی دین سے ضرور جنگ کیجائے

(۳) جو کہ پردہ نشین پاکدامن عورتوں کو سلطان کے زیر تصرف کر دیتا ہے۔ میں بڑی جوانمردی سے قرآن کو مٹانے کے واسطے لڑونگا۔

(۵) اور اسطرح ایک شریف ایطالی کی موت مرونگا۔

نامہ نگار نے میدان جنگ سے تار روانہ کیا ہے کہ میں "بنغروان" پہنچا۔ یہاں ۶ بجے صبح سے ایک بجے تک توپوں کی گرج سنائی دیتی رہی۔ میں گھوڑے پر سوار ہو کر اصل حالات کے معلوم کرنے کے لئے نکلا۔ راستہ میں ایک ترکی فوجی افسر ملا۔ اس نے بیان کیا کہ دشمن کی پلٹن جو پانچ یا چھ ہزار نفوس سے مرکب تھی "سیدی سعید" پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑھی اس کے ساتھ دو عبارے بھی تھے۔ دو ہزار تین سو مجاہدین نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ دشمن نے اپنے بیڑے مینھ کی طرح گولے برسائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محاصرین ہٹ گئے اور اطالوی بھاگ گئے۔ اتنے میں زوارہ سے تین ہزار مجاہدین کی جمعیت آپہنچی۔ پھر کیا تھا۔ مجاہدین اطالویوں کے پیچھے ہو گئے اور انھیں سمندر میں جا داخل کیا۔ چھکڑوں پر جو اطالوی سپاہی بھیجے گئے تھے ان کے علاوہ گیارہ مقتول و مجروح پائے گئے مگر ان کی ٹوپیوں کی تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ستر سے کم نہ تھے۔ ان میں فوجی افسر بھی تھے مجاہدین کے صرف ۴ شہید اور ۹ زخمی ہوئے

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا

جن میں سے پانچ کو خفیف سے زخم اور چار کو حالت خطرناک ہے۔ اس معرکہ میں بھی اگرچہ کافی مال غنیمت ہاتھ لگا۔ مگر اس سے پہلے معرکہ میں بے تعداد جنگی ذخیرہ اور سامان خورد و نوش ملا یہ وہ معرکہ ہے جسے یورپ کے مہذب اور راست گو اخبارات نے معمولی معرکہ بیان کیا ہے۔ حالانکہ اس معرکہ میں دشمن کے بہت سے آدمی مقتول و مجروح ہوئے اور اطالوی اپنے گھوڑے۔ خچریں۔ گائیں۔ اور خورد و نوش کا سامان میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ نکلا تھا۔ صرف چادل جو مجاہدین کے ہاتھ لگے وہ ایک ماہ کے لئے انھیں کافی ہیں اس معرکہ میں جو اطالوی مقتول و مجروح ہوئے تھے اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ ان کی ٹوپیاں دو اونٹوں پر لاد کر ترک کمینگاہ میں پہنچائی گئیں تھی ؛

روڈس سے ترکی وزارت جنگ کو اس مضمون کی برقی چٹھی موصول ہوئی ہے کہ ترکی سپاہ اور اطالویوں کے مابین بہت سے معرکے ہو رہے ہیں جزیرہ روڈس میں لڑائی کی چنگاریاں بھڑک رہی ہیں اور دن میں کئی بار لڑائی ہو جاتی ہے۔ شیران ترک اطالویوں کو جزیرہ روڈس دینے سے انکار کر رہے ہیں۔ جزیرہ دینا تو درکنار وہ ان کی صورت تک دیکھنا گوارہ نہیں کرتے۔

مراکش قدیم پایہ تخت مراکو میں ایک غیر ہر دلعزیز گورنر کے تقرر پر سخت فساد پھوٹ پڑا ہے۔ یورپینوں پر لوگوں نے پتھر برسائے مگر شریفی فوج نے لوٹ مار کا سلسلہ جلد روکدیا۔

تبت میں خانہ جنگی اور چینیوں سے مقابلہ برابر جاری ہے۔ چین میں نظام قائم ہوتا جاتا ہے۔

مغربی صحرا میں ٹمبکٹو کے شمال میں بمقام القطر ایک فرانسیسی مہم کو بربریوں نے تہ تیغ کر دیا ہے۔ سیاسی لحاظ سے اسے نہایت اہم سمجھا گیا ہے۔

اعلیحضرت سراج الملتہ والدین امیر حبیب اللہ خاں نے جہانداد خاں غلزئی کی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی ضبطی کا حکم صادر فرمادیا ہے۔ چند سرحدی گورنروں کا تبادلہ بھی کیا گیا حسب الحکم امیری ایک مختصر سا رسالہ بنام نصائح نامچہ پشتو اور فارسی میں چھپوا کر تمام افغانستان میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ بادشاہ اسلام کی دفاداری ہر فرد مسلمان پر واجب ہے۔ سردار نصر اللہ خاں بہادر نائب السلطنت و سپہ سالار نے کرنیل عبدالعزیز خاں کو خوست میں حکم بھیجا ہے کہ ہر قبیلہ سے دو دو پیر مرد منتخب کرو۔ جو علاقہ کے حاکم کے ساتھ بطور جرگہ دمشیر کام کریں۔ اور اسی طرح تمام قبائل کے چند سرگردہ معمر رؤسا کابل بھیجدے۔ تاکہ وہ اپنے ملک کے معاملات میں امیر صاحب کے مشیر رہیں۔ اور کہ ہر علاقہ کے قصبہ میں ایک ایک صندوق رکھوا دیا جاوے کہ رعایا میں سے جو چاہے امیر صاحب کے نام عرضی لکھ کر ان میں ڈالدے اور حکام علاقہ ان عرضیوں کو باحتیاط جلالتمآب کی خدمتمیں بھیج دیا کریں۔

ایطالیوں اور فدائیان عرب و ترک کے مابین ایک خونریز جنگ بمقام ابوکمیش واقع ہوئی۔ یہ لڑائی ابوکمیش اور مزدہ دو مقاموں میں ہوئی تھی ایطالی غنیم نے اپنی سپاہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے تین طرف پیشقدمی کی وہ جانتا تھا کہ اس مقام کی ترکی و عربی سپاہ تین مرکزوں پر منقسم ہے ایک ایطالی کالم سیدی سعید پر بڑھا جسکو پہلے عربی دستہ فوج نے روکا۔ دوسرا ایطالی کالم ابوکمیش کے روبرو آیا۔ اور سیدھا آگے چلا یہ الضلیلتہ کی مقیم عربی سپاہ کا مدمقابل بنا اور تیسرا ایطالی کالم تونس کی حدود کیطرف بڑھا جس کی مڈبھیڑ عربی سپاہ مقیم طویلتہ الغزالہ سے ہوئی۔

مذکورہ بالا ایطالی فوجوں کے ساتھ پانچ توپیں اور ڈبائل گاڑیوں پر تھیں۔ تینوں مقامات میں آتش جنگ مشتعل ہوئی اور تین گھنٹہ کے قریب خوب گرما گرمی سے شعلہ زن رہی۔ جس کے بعد حسب معمول ایطالی نبرد آزما مغرور اور پسپا ہوئے۔ اور پشت دکھادی۔ ایطالویوں کا بھاگنا تھا کہ طرابلس کے فدائی شیران زخم خوردہ کی طرح بھگوڑے ایطالویوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور جان کی پرواہ نہ کر کے دشمن پر حملہ کرنے لگے۔ ایطالی اپنے مورچوں میں بھی نہ ٹھہر سکے۔ اور فدائیوں نے ان کو مارتے مارتے سمندر میں جنگی جہازوں پر پناہگزین ہونے کے لئے مجبور بنادیا۔ جہاں جنگی بیڑہ کی گولہ باری پورے زور سے ہو رہی تھی۔ ترک اور عرب فدائیوں کو اس جنگ میں گوناگوں مال غنیمت کی اتنی مقدار کثیر ہاتھ لگی کہ اس سے پہلے کسی معرکہ میں نہ ملی ہوگی

مصر۔ قاہرہ۔ تین قوم پرست مصری خدیو المعظم لارڈ کچنر اور مصری وزیر اعظم کے برخلاف سازش کرنے کے الزام میں پکڑے گئے ہیں۔

طاہر بک نے اپنی سپاہ کے ساتھ قرقاش کے ایطالی فوجی کالم پر حملہ کیا اور فریقین میں خوب گھمسان کا رن پڑا۔ ایطالیوں نے اس جنگ میں سخت نقصان اٹھایا اور بڑی بے ترتیبی سے بھاگ گئے ؛ فدائی عثمانیوں نے شہر پناہ کی دیواروں کے نیچے بھگوڑوں کا تعاقب کیا اور اتنے قریب پہنچگئے کہ گولی شہر پناہ سے صرف ۳۰۰ گز پر گرتی تھی فتحمند عثمانیوں کا نقصان بمنزلہ صفر تھا۔ حیرت ہے کہ ایطالی سپہ سالار نے اس شرمناک ہزیمت کو فتح عظیم بھی نہ بتایا۔

لاسہ (تبت) میں جنگ کے لاوارث مردوں کی لاشیں کھا کھا کر کتے ایسے دلیر اور وحشی ہو گئے ہیں کہ رات کو کوئی باشندہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتا ؛

تبت میں ایک لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ مانچوریا میں دو لاکھ مسلمان ہیں اور منگولیا و صوبہ آمور میں ایک لاکھ

امریکہ میں ایک جھگڑے سے دو سو مکان منہدم اور ۵۰ آدمی

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سکھ دھرم میں مساوات

KHILAFAT LIBRARY

مبارک ہے وہ مذہب اور دھرم جو اپنے پیروان ملت کو مساوات کی بشارت دیتا ہے ہندوستان جیسے گرحت ملک جس جگہ جتنے آدمی اُتنے ہی ورن ہوں اور ایک برن کا آدمی دوسرے برن کے آدمی کو ادنیٰ ترین حشرات الارض سے بھی گیا گذرا سمجھتا ہو اس جگہ مساوات کا جھنڈا بلند کرنا لاریب اہل ملک کو مہات کے ڈراؤنے بیابان سے نکال کر حیات کی سرسبز چٹان پر لانا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ہندوستان میں بڑے بڑے ریفارمروں رشیوں اور مہارشیوں کا ظہور ہوا جنکو اہل ہند نے ایشور کا اوتار مانا۔ مگر وہ بھی بنی نوع انسان کے لئے مساوات کی تائید اور ذات پات کی فضول ترین تفریق کے برخلاف آواز نہ اٹھا سکے۔ بلکہ اگر بالمیک رامائن کے اُتر کانڈ پر اعتبار کیا جاوے تو رامائن راجہ رامچندر جی کو ایک ایسی حرکت کا مرتکب قرار دیتا ہے جس سے مہاراجہ رامچندر ایک معمولی انسان کی برابر بھی نہیں رہتا۔ کیونکہ بجائے اس کے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے مساوات کے دروازے وا کرتے اور تمام خدا کی پیدا کی ہوئی مخلوق کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے اور ذات پات کی فضول حد بندی اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کے لئے نفرت اور حقارت کے خیالات کو زائل کر کے اُن میں برادرانہ اخوت کی روح پھونکتے۔ مگر رامائن کا اُتر کانڈ کہتا ہے کہ شری رامچندر جی مہاراج نے ایک شودر کا سر صرف اس لئے دھڑ سے جدا کیا کہ وہ نجات ابدی کے حصول کے لئے اکانت جنگل میں سخت تپسیا اور عبادت کر رہا تھا۔ ہمارا دل نہیں مانتا کہ مہاراجہ رامچندر جیسے اولوالعزم انسان اور مہاتما جنکا وجود ہی لوگوں کے لئے رحمت کا موجب تھا اُن سے یہ حرکت سرزد ہوئی ہو۔ یہ ہمارا حسن ظن ہے۔ ورنہ اگر رامائن کے بیان کو درست مانا جاوے تو مجبوراً ہمیں یہ کہنا پڑیگا کہ ہندوستان میں ذات پات اور چھوت چھات کا جوار بھاٹا اس قدر تموج پر تھا کہ بڑے بڑے مہاتماؤں کو جنہوں نے مخلوق کی ریفارمیشن کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا وہ ذات پات اور چھوت چھات کے اہم ترین مسئلہ کے برخلاف ایک لفظ بھی نہ نکال سکے۔ بلکہ انکو بھی عوام الناس کی پیروی کرتے ہوئے انھیں کی رو میں بہنا پڑا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کب گوارہ تھا کہ لوگ اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق کو رذالت آفریں نگاہ سے دیکھیں اور باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے اُسے حشرات الارض سے بھی بدترین شمار کریں ایسی سخت غلطی جس میں اہل ہند نہایت سختی سے مبتلا تھے چاہئے تھا کہ اس کی اصلاح کے لئے بھی کوئی عظیم الشان انسان مبعوث ہوتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس باوا نانک علیہ السلام بانی سکھ دھرم کو اہل ہند کی نجات کے لئے بھیجا۔ اور آپ نے بڑی سختی کے ساتھ چھوت چھات اور ذات پات کی تعلیم نعوذ ترین تفریق کے برخلاف اپنی آواز کو بلند کیا۔ آج خواہ بعض سطحی خیالات کے لوگ اسے معمولی بات خیال کریں مگر اس زمانہ میں جبکہ اس سے پہلے بڑے بڑے مہاتماؤں رشیوں مہارشیوں جنھیں مخلوق نے اللہ تعالیٰ کا اوتار تک کہا انھیں اس کے برخلاف آواز اُٹھانے کا حوصلہ نہ پڑا۔ تو ایسے دھندوکارہ کے زمانہ میں بانی سکھ دھرم کا اس کے برخلاف آواز اُٹھانا لاریب ایک ایسے عظیم الشان انسان کا کام ہے جس کے دل میں خلق اللہ کی بہتری اور خیر خواہی کی حرص کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو اہل ہند کے مہاپرشوں میں سب سے پہلے حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ علیہ بانی سکھ دھرم کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ جس نے ایسے مکروہ ترین مگر اہل ہند کے خون میں سرایت کی ہوئی بات کے برخلاف سختی سے اپنی آواز کو بلند کیا اور اس کے لئے سخت سے سخت ترین رکاوٹیں اور بندشوں کو اسطرح توڑا جسطرح ایک فاتح جرنیل دشمنوں کے سر قلم کرتا ہوا۔ آگے بڑھتا ہے۔

درحقیقت حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے نجات دہندہ تھے۔ جسپر ہندوستان جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ بنیاد پر تو ہر ایک عمارت کھڑی کر سکتا ہے مگر بنیاد کا رکھنا ہی سخت مشکل ہے۔ یہ خیال کرنا کہ جب باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے چھوت چھات کے متعلق اپنی آواز کو بلند کیا آجکل کی طرح آسان کام ہوگا نہیں۔ اس کے لئے بہتر ہے کہ میں آپکو اس کے متعلق ہندوؤں کے مستند شاستروں کی تعلیم دکھلا دوں جو ہندوؤں کے رگ و ریشہ میں پیوست ہو چکی تھی اور اس کے برخلاف آواز اُٹھانیوالے کو اہل ہند اسوقت گردن زدنی قرار دینے سے بھی زیادہ قصوروار سمجھتے تھے بہرحال حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مبعوث ہونے سے پہلے اہل ہند کے خون میں ذات پات کے متعلق جو خیالات سرایت کر چکے تھے اور جس کے جواز کے لئے وہ اپنے مستند شاستروں کا فتویٰ دیتے تھے اس کا مختصر حال یہ ہے

منو۔ الف۔ اش ۱۰۰ و ۱۰۱:۔

"دنیا میں جسقدر دولت ہے تمام برہمنوں کے لئے ہے بباعث برہما کے منھ سے پیدا ہونے کے بدون کسی قسم کے حیلت و لعل و قیل و قال کے انھیں (برہمنوں) کو ہر ایک چیز پر پورا تصرف حاصل ہے۔ اگر برہمن کسی غیر کا کھانا کھا دے یا کپڑا پہنے یا غیر کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کو کسی دوسرے شخص کے حوالے کر دیوے تو یہ مت خیال کرو کہ برہمن کسی غیر کی جائداد کو استعمال میں لایا ہے۔ نہیں یہ جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب کا سب برہمنوں کی خاطر ہے۔

منو۔ الف۔ ۹۔ ش ۔ ۳۱۷:۔ "برہمن خواہ

جاہل مطلق ہو یا عالم۔ مگر برہمن بڑا دیوتا ہے جسطرح منتروں سے سنسکار کیا ہوا ہو مگر اگنی دیوتا ضرور ہے۔

پراسر سنہتا۔ الف ۶:۔ "برہمن بدچلن بھی پرستش کے قابل ہے۔ شودر باوجود عالم و فاضل و فرشتہ خصلت ہونے کے بھی پرستش کے قابل نہیں کون خونخوار سانڈ گائے کو چھوڑ کر مسکین گدھی کو پسند کرتا ہے۔ (خدا اس شر سے ہر ایک کو محفوظ رکھے) آمین"

برہت پراسر سنہتا۔ الف ۲۔ اور دیکھو اتر سنہتا:۔ "برہمن وید ورودہ (برخلاف) کام کرنے کے بھی پاپی (ظالم) نہیں ہوتا۔ جس طرح اگنی تمام نعمتوں کو بھسم کرکے اور عورت ناجائز طور پر شہوت کو فرو کرکے (غیر مرد سے ہمبستر ہو کر) ناپاک نہیں ہوتی برہمن کو پوتر اور بے لوث ثابت کرنے کے لئے جو اس مثال میں اخلاقی تعلیم منوجی مہاراج نے لوگوں کے سامنے پیش کی ہے کمال ہی کر دکھایا۔ کیوں نہ ہو مشبہ و مشبہ بہ میں مشابہت کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ پایۂ اخلاق سے گری ہوئی ہو بلا سے مگر تشبیہ میں فرق نہیں آنا چاہیئے۔

منو۔ الف۔ ہ ش ۱۰۔ ۱:۔ شودر کو علم مت پڑھاؤ ہوم کا فضلہ شودر کو مت دو۔ اور شودر کو دھرم کا اُپدیش مت کرو۔

منو۔ الف۔ ۸ ش ۲۷۱ و ۲۷۲:۔ اگر شودر اعلیٰ طبقہ کے آدمیوں کے نام لیکر سختی سے بلاوے تو دس انگل لمبا لوہے کا کیل سرخ انگار کی طرح جلتا بلتا ہوا (شودر) کے منہ میں دیدو۔ اگر شودر گھمنڈ میں آکر برہمن کو دھرم اُپدیش کرے تو بادشاہ اس کے منہ اور کانوں میں گرم تیل ڈالے۔

اتر سنہتا:۔ اگر شودر جب ہون رحذا کی بندگی کرے تو راجہ اُسکو مروا دیوے۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ مہاپرش انسانوں کو ان کی غلطیوں اور اوہام پرستی سے نکالنے کے لئے آتے ہیں اور کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے بلاتفریق غیرے مساوات کے پلیٹ فارم کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ مگر شری رامچندر جی مہاراج جسے ہندو لوگ خدا کا اوتار بھی مانتے ہیں اُنپر اس تعلیم کا اثر کیا ہوا رامائن اس کے متعلق یہ کہتا ہے:۔ اس تعلیم کا اثر شری رامچندر جی پر ایسا ہوا کہ اُنھوں نے ایک شودر عابد کا سر محض اس لئے دھڑ سے جدا کر دیا کہ وہ نجات کی خواہش کے لئے اکانت جنگل میں عبادت کرتا تھا۔ اس کی کہانی رامائن میں یوں لکھی ہے:۔ "ایک برہمن کا لڑکا اس واسطے مر گیا کہ شودر بن (جنگل) میں تپ (ریاضت) کر رہا تھا۔ شری رام چندر جی نے بن میں پہنچکر اس فقیر سے پوچھا "تم کون ہو" اس نے جواب دیا۔ اے رام۔ میرا نام "شوبنک" شودر ہے اور میں سوگ (بہشت) ملنے کی اُمید پر خدا کی بندگی کر رہا ہوں۔ یہ لفظ سن کر رام چندر جی نے فوراً میان سے تلوار کھینچ کر شوبنک کا سر دھڑ سے جدا کر دیا۔ رامائن میں لکھا ہے کہ پھر آسمان (آکاش) میں تمام دیوتے جمع ہو گئے اور رام چندر پر پھولوں کی برکھا برسائی۔ اور کہا اے رام آپ بڑے صاحب اقبال ہوں پار برہم آپ کو اس کا نیک بدل دے۔ آپ نے ہماری خاطر ایسا کٹھن کام کیا اور ہم آپ کے ہر وقت زیر احسان رہینگے۔ کہ آپ نے بہشت کے اُمیدوار شودر کا سر دھڑ سے جدا کر دیا۔ اسوقت جو چاہو مانگو ہم آپ کی تمام اُمیدیں پوری کرینگے۔

رام چندر جی نے دیوتاؤں کو جواب دیا اگر آپ مجھپر پرسن (خوش) ہوئے ہو۔ تو اس بات کی سفارش کرو کہ برہمن کا لڑکا زندہ ہو جائے

دیوتاؤں نے کہا کہ وہ لڑکا اُسی وقت زندہ ہو گیا تھا جب آپ نے اس نجات کے اُمیدوار ریاضت کرنے والے شودر کا سر دھڑ سے جدا کیا بالمیک رامائن ارنیہ کانڈ

اس کے برخلاف بابا سکھ دھرم کی آواز اگر تھ صاحب سے

KHILAFAT LIBRARY

آسا محلہ:۔

آگے ذات نہ زور ہے آگے جیو نہ ہوئے
جنکی لیکھے پت پوے چنگے سے آئی کے

یعنی روز قیامت خواہند پرسید کہ ہزت چیست و نہ گویند کہ پدرت چیست جیساکہ قران شریف میں مذکور ہے والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم بما کانوا بآیاتنا یظلمون ع

اور تولنا اُسروز حق ہے۔ پس جو شخص بھاری ہوئی تول اس کی۔ پس یہ لوگ وہ ہیں جس نے توڑا دیا جانوں اپنی کو بسبب اس کے کہ تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے ظلم کرتے۔ گرنتھ صاحب سے پربھاتی محلہ

ذات جنم نہ پوچھے سچ گھرے بتائے
سا ذات سا نپت ہے جیسے کرم کئے

یعنی قیامت کے روز عملوں پر فیصلہ ہوگا۔ اسوقت برہمن اور شودر میں کچھ امتیاز نہیں ہوگا یہ ذات پانت کی کشمکش اسی دنیا تک محدود رہیگی

آسا محلہ:۔

حکم وسارے تے کم ذات
نانک ناوے باجھ سنات

یہاں حکم سے مراد اللہ تعالیٰ سے ہے۔ باوا نانک جی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے منہ موڑنے سے ذات کم ہوتی ہے اور جو تمام کمندوں کو بالائے طاق رکھ کر محض اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ ان کی ذات اعلیٰ ہے خواہ وہ شودر ہوں یا برہمن۔ اللہ اللہ سادات کی کیسی بینظیر تعلیم ہے۔

آسا محلہ:۔

بھگت رتے سے اوتم جت یت سیدی ہوئے
بن ناوین سب نیچ ذات ہی دشٹا کا کیڑا ہوئے

ترجمہ:۔ یعنی جو لوگ روحانیت کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں وہی اعلیٰ طبقہ کے لوگ ہیں۔ بغیر اللہ تعالیٰ کی بندگی کے سب نیچ ذات ہیں اور بغیر اعمال صالحہ

KHILAFAT LIBRARY

کے انسان نہیں بلکہ گوبر کے کیڑے ہیں

گرنتھ صاحب گجری محلہ

بھرن جات کو اوپوچھے نائیں یا چین چرن رو رو

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی قابل فضیلت ہونگے جن کا وطیرہ اعمال صالحہ و افعال حسنہ ہوگا وہاں ذات پات کا کچھ لحاظ نہیں۔

بھیرو محلہ گرنتھ صاحب سے

ذات کا گرب نہ کریو کوئی

برہم بندتے سب اوت پت ہوئی

پنچ تت مل دیہی کا اکارہ

گھٹ دو کو کرے دیکھا

ترجمہ:- ذات پات پر اترانا فضول ہے عالم خلقت اسی کے نور سے پیدا ہوئی ہے۔ قرآن شریف میں اس بات کو واضح طور سے بتلایا ہے اللہ نور السموات والارض یعنی آسمانوں اور زمین کا نور اللہ ہی ہے۔ جس کے نور کی تجلی ہر جگہ جلوہ گر ہے۔ پانچ عناصر یعنی۔ آب۔ آتش۔ خاک باد۔ فضار کی ترکیب سے انسانی جسم ظہور پذیر ہوا ہے اور یہی عناصر خمسہ ہر ایک انسان کیا شودر اور کیا برہمن کے جسم میں مساوی موجود ہیں۔ اور اس کو کوئی کم و بیش نہیں کر سکتا۔

گرنتھ صاحب سے

گربہ واس میں کل نہیں جانی۔

برہم بندتے سب اوت پانی

کہوے پنڈت بامن کب کے ہوئے

"باہمو" کہہ کہہ جنم مت کھوئے

جو تو برہمن برہمنی جائیا

تو آن بٹ کاہے نہیں آیا

تم کت بہن ہم کت سود

ہم کت لوہو تم کت دود

ترجمہ مرنے کے بعد ذات پات کسی کے ساتھ نہیں جائیگی۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے تمام کائنات پیدا ہوئی ہے۔ تشریح اس بات سے ثبوت گورو گرنتھ صاحب کی یہ مراد ہے کہ اے برہمن تو جو اپنی ذات پر اکڑتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ بنی نوع انسان کی پیدائش ایک ہی وقت میں اور ایک ہی طرز سے واقع ہوئی ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ خلقکم من نفس واحدۃ ما مثلکم یعنی خدا تعالیٰ نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے پس جب ایسی صورت ہے تو خواہ مخواہ تیری ذات پر اترانا معمولی بیوقوفی ہی نہیں۔ بلکہ پرلے درجہ کی حماقت بھی ہے۔ پس اے برہمن اس بات کا جواب دو کہ تم کب سے پیدا ہوئے ہو۔ برہمن کہلانے کے گھمنڈ میں اپنے تئیں ہلاک مت کرو۔ پس اے برہمن تو جو اپنی ذات پر اس قدر ناز کرتا ہے۔ کیا تجھے برہمنی نے غیر معمولی طور پر منہ کے راستہ سے جنا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کونسا امر مابہ الامتیاز ہے جو تجھے برہمن بناتا ہے اور ہم کو شودر۔ ہمارے رگ و ریشہ میں تو خون دوڑتا ہے کیا تمہارے شریانوں اور ناڑیوں میں بجائے خون کے دودھ دورہ کرتا ہے۔

ذات ورن کی کان تجھے ملے خالصے منگ

گوربانی سے پریم کرمن رپ گوڑا رنگ

ترجمہ۔ اگر خدا رسیدہ بننا چاہتے ہو تو ذات پات کے جھمیلے کو بالائے طاق رکھ کر عارفوں اور خدا رسیدہ بزرگوں کی نیک نصیحت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے کلام سے محبت کرو اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔

گرنتھ صاحب کی اس مساوات کی تعلیم پر بے ساختہ مرحبا کا لفظ منہ سے نکلتا ہے۔ کیسی قابل تعریف اولوالعزمی۔ سبحان اللہ! ہندوستان جو ذات پات کے جھمیلے کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ یہاں کے لوگ شودر کو حیوان چھوڑ حشرات الارض سے بھی گیا گذرا شمار کرتے تھے۔ اور ہندوستان میں ذات پات کی تفریق کا خیال ان کے خون میں سرایت کر چکا تھا۔ اور پھر مذہبی شاستروں کی تاکید نے اس اور بھی چار چاند لگا دیئے تھے۔ ایسی حالت میں بنی نوع انسان کو رذالت کی حالت سے نکال کر سرمایت ناز اور مساوات کے لئے آواز بلند کرنا یہ صرف باقی سکھ دھرم کا ہی کام تھا۔ اور پھر اس کے لئے عملی نمونہ بنکر دکھلانا اور ہندوستان کے ہر پہاڑ خرت سے اس کے لئے لبیک کی آواز آنا یہ سب نصرت الٰہی کا ایک بین نشان ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے بنی نوع انسان کی مساوات کے لئے اسلام نے آواز بلند کیا۔ اور عرب، مصر، فارس سے نجیب الطرفین پشتینی مسلمان کو اور اچھوت سے اچھوت ترین قوم کے مسلمان کو ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کیا کالو گوگندا پر ترجیح دی۔ غلاموں کو بادشاہ بنا دیا۔ ذات ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہی ہے کہ اسلام کا آغوش رحمت کالے اور گورے کے لئے یکساں ہے۔ یہاں کسی نے سچے دل سے کلمہ توحید پڑھا اور بلکہ داریوں سے توبہ کی پھر اپنے اور بیگانہ کا سوال اٹھ گیا۔ کیونکہ قرآن شریف میں سید۔ مغل اور قریشی اور غیر کی تمیز نہیں۔ بلکہ اگر تمیز ہے تو اکرمکم اتقاکم یعنی وہی شخص قابل تعریف ہے اور قابل تعظیم اور واجب الاحترام ہے وہی اللہ تعالیٰ کی نظر میں قوی ہے جو تقویٰ اور طہارت میں اعلیٰ ہے۔ سبحان اللہ کیسی بے نظیر تعلیم ہے۔ مگر افسوس کہ ہندوستان میں آکر مسلمانوں پر اس بھارت ورش کی زہریلی ہوا کا اثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ یہ بھی ساکنان ہند کی طرح قومیت اور خاندان کے لحاظ سے نہ صرف باہمی امتیاز ہی کرنے لگ پڑے بلکہ ایک دوسرے کو ذات اور قومیت کے ترازو سے تولنے لگے۔ اسلام جس نے عرب سے لیکر سپین تک۔ سپین سے لیکر ملک فرانس تک افریقہ سے لیکر چین تک عوام الناس کو ذات پات کی گردہ ترین اور ذلت آفرین عادت سے نکال کر مساوات اور برادرانہ اخوت کی گود میں پرورش کیا۔ مگر افسوس مسلمان ہندوستان میں

آئے تو بجائے اس کے کہ ہندوؤں کے فضول ذات پات کے تفرقہ کو زائل کر کے اہل ہند کے قلوب میں مساوات اور اخوت پیدا کرتے اُلٹا خود بھی ساکنان ہند کی رو میں بہ گئے۔ ہائے اُس بے نظیر مساوات کے جوار بھاٹا نے جس کی لہروں نے خس و خاشاک کو بھی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچا دیا مگر ہندوستان میں آکر خود بھی اُس رو میں بہ گیا جو روپہلے ہندوستان میں موجزن تھی

آج بہت ہی کم مسلمان ایسے ملینگے جو ایک قوم سے دوسری قوم کے ساتھ خوشی کے ساتھ رشتہ ناطہ کرنا پسند کریں اور اُسے مساوات انسانی کے حقوق دینے کے لئے طیار ہوں۔ ایک اچھے سے اچھے خوبصورت سے خوبصورت نیک سے نیک شریف سے شریف۔ نجیب سے نجیب نومسلم کو بھی کوئی ادنیٰ درجہ کا مسلمان خوشی سے اپنی لڑکی دینے کے لئے طیار نہیں ہوتا۔ یہ بات کوئی ملکی چھپی نہیں بلکہ ایک اور ایک دو کی طرح اظہر ہے۔ مگر برخلاف اس کے سکھ دھرم جو ہندو کمیونٹی سے الگ پڑا ہوا۔ مذہب اسلام کا خوشہ چین ہے اس میں مساوات اور اخوت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اُن میں نومسلم اور نومسلم نام کو بھی نہیں۔ اکثر مسلمان سکھ ہو چکے ہیں جنکو سکھ دھرم نے وہی درجہ دیا ہے جو وہ ایک قدیمی اور شریف سے شریف ترین سکھ کے لئے روا رکھتا ہے۔ سنت لکھبیر سنگھ جو پہلے سید تھے۔ آج سکھوں میں خاص عزت و اکرام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ سکھوں میں آجکل صرف ایک یا دو ہی بزرگ ایسے ہونگے جن کی عزت سکھوں کے دلوں میں سنت لکھبیر سنگھ کے برابر ہو جس گھر میں سنت لکھبیر سنگھ جی اپنا قدم رکھتے ہیں سکھ صاحبان اُس گھر کو مبارک خیال کرتے ہیں۔ اگر سکھ صاحبان میں "گورو دوم" کا رواج ہوتا تو لاریب وہ سنت لکھبیر سنگھ کے قدم دھو دھو کر پیتے اور ان کے پانو کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے۔ اسی طرح کرنیل دانشمند سنگھ ہیں جو جنم کے مسلمان ہیں اور سکھوں میں خاص عزت و اکرام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ بہت ہی کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ یہ بزرگ پہلے مسلمان تھے کیونکہ سکھ دھرم کی قوت جاذبہ نے اُنھیں ایسا جذب اور اپنے رنگ میں رنگین کر لیا ہے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

والا نقشہ نظر آتا ہے۔ مگر اسلام میں آجکل یہ بات نظر نہیں آتی۔ بلکہ یہاں "نومسلم" کا لفظ ہی خاص معنوں میں لیا جاتا ہے۔ یہ پرسوں ہی کا ذکر ہے کہ میں اپنے ایک دو معزز دوستوں کے ساتھ سیر کے لئے نکلا اور ہم سیر کرتے کرتے ایک متمول ترین بزرگ کی کوٹھی پر جا نکلے صحن میں کرسیاں پڑی ہوئی تھیں ہم وہاں جا بیٹھے۔ باتوں باتوں میں صاحب خانہ کے حسب نسب کے متعلق کچھ ذکر چل پڑا۔ میرے معزز دوستوں میں سے ایک کے منہ سے اتفاقیہ یہ نکل گیا۔ کہ آپ کے آباؤ اجداد ہندو تھے۔ یہ بات منہ سے نکلنے کی دیر ہی تھی کہ صاحب خانہ کے جوان صاحبزادے برافروختہ ہو گئے۔ اور کہا کہ کیا ہم "نومسلم" ہیں۔

اس واقعہ سے ایک حد تک اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ قدیمی مسلمان نومسلموں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بہرحال ذات پات کی تفریق اور کالے گوری کے امتیاز کے پرخچے جیسے سکھ دھرم نے اُڑائے ہیں ہندوستان میں بہت کم مذہب ایسے ہونگے جنھیں یہ فخر حاصل ہو میں اس بات کا معترف ہوں کہ اسلام نے سب سے پہلے دنیا میں مساوات کا جھنڈا بلند کیا اور روئے زمین کے اکثر ممالک کو ذات پات کی ذلت آفریں تفریق سے نکال کر انسانی مساوات کی بلند چوٹی پر لا کھڑا کیا۔ مگر ہندوستان میں ان کی یہ ریفارمیشن کچھ زیادہ کامیابی حاصل نہ کر سکی۔ بلکہ پیران اسلام کے مایہ ناز اصول مساوات سے منہ پھیر کر اہل ہند کی رو میں بہ گئے۔ یہ کیوں جواب صاف ہے۔

ہندوستان میں ذات پات کی تفریق یا سوال ہندو دھرم کا ایک جزو لاینفک بنا ہوا تھا۔ اجنبی لوگوں کے لئے اسکو جڑ سے اکھیڑنا کوئی آسان کام نہ تھا کہ ممکن ہے کہ میری صاف بیانی سے بعض مسلم بھائی کچھ خفا ہو جائیں مگر میں مسلم ہوں اور صاف گوئی ہر ایک مسلم کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ اس لئے میں صاف بات کہنے سے کبھی بھی نہیں رک سکتا یہاں مجھے یہ کہتے ہوئے سکھ صاحبان سے خوف نہیں آتا کہ حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مسلم فرد تھے وہاں مجھے یہ کہتے ہوئے بھی عار نہیں ہے کہ ہندوستان میں اگر کسی فرقہ نے ذات پات کے جھمیلے کا سختی سے مقابلہ کیا ہے تو وہ صرف بانی سکھ دھرم ہی ہے۔ اگر ہمیں موقعہ ملا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے کسی آئندہ اشو میں اس موضوع پر کافی روشنی ڈالینگے۔

ایک سکھ سردار اور نور کیلئے یکصد خریدار ہمیں

بھائیوں کے ساتھ شروع سے ہی محبت رہی ہے۔ اگر میں سکھ صاحبان کو پیارے اسلام کیطرف بلاتا ہوں تو یہ بھی میری سراسر نیک نیتی اور خلوص قلب پر دال ہے۔ کیونکہ میں اس امر کا دل و جان سے متمنی ہوں کہ جس چشمہ معرفت سے امرتبل پیکر پینے اپنی پیاس بجھائی ہے اس سے میں اپنے بھائیوں کو بھی شیریں کام کروں اللہ تعالیٰ مومن کی دلی تڑپ کو ضائع نہیں کرتا۔ سو الحمد للہ کہ میرے سکھ بھائیوں کو بھی نور کے ساتھ خاص محبت ہے تقریباً ۷۰، اور ۸۰ کے قریب سکھ صاحبان نور کے خریدار ہیں اللھم زد فزد اب پرسوں ہی ایک سکھ سردار کرم سنگھ نامی علاقہ میرپور سے نہ صرف خود ہی نور کی خریداری کے لئے درخواست کرتے ہیں بلکہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ جبتک میں پیارے نور کیلئے یکصد خریدار نہیں پیدا کرلونگا مجھے چین نہیں آئیگا۔ ہماری دل و جان سے یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سردار کرم سنگھ جیکو جزا خیر دے۔ اور حقیقی معنوں میں ہمارا بھائی بنا دے۔ آمین نور کے

KHILAFAT LIBRARY

واقعات اور رائیں

KHILAFAT LIBRARY

مال تو دیں دیہی سیانی جیہڑی رِدّے پکے پاوی پانی

سکھ اخبار نوزتن گورمکھی کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ سری ۱۰۸ آنجہانی مہاراجہ بکرم سنگھ والئی ریاست فرید کوٹ نے محنت شاقہ کے ساتھ لکھوں کھا روپیہ خرچ کرکے شری گرو گرنتھ صاحب کا ٹیکہ چھپوایا تھا۔ جس کے باعث آنجہانی مہاراجہ کا نام سکھ کمیونٹی خصوصاً اور دیگر مذہبی دنیا میں عموماً نہایت عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ لاریب ایسے عظیم الشان کاموں کا شروع کرنا اور پھر اُسے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام تک پہنچانا ایک کارِ دارد والا معاملہ ہوتا ہے اور پھر ایک کئے ہوئے کام پر نکتہ چینی کرنا نہایت ہی آسان امر ہے۔ اسیطرح بعض سکھ بھائی آنجہانی مہاراجہ کے کئے ہوئے ٹیکہ پر صرف نکتہ چینی ہی نہیں کرتے بلکہ اس میں بہت کچھ ردو بدل کرکے اپنے نام کی تشہیر کے خواہشمند ہیں۔ ہاں اگر مہاراجہ صاحب کی موجودگی میں نکتہ چینی کے بعد اس میں تغیر و تبدل کیا جاتا تو کوئی ہرج نہ تھا۔ مگر ان کے پرلوک سدھارنے کے بعد بعض لوگوں کا نکتہ چینی پر آمادہ ہونا اور پھر اس میں تغیر و تبدل کی خواہش ظاہر کرنا گویا آنجہانی مہاراجہ کے اس عظیم الشان کام کی بیقدری کرنا ہے ہمیں اُمید ہے کہ شریمان سردار مان سنگھ جی کبھی بھی ایسا کام نہیں ہونے دینگے۔ "نور" لاریب ایک حیرانی کی بات ہے کہ اب سکھ صاحبان آنجہانی مہاراجہ فرید کوٹ کے کئے ہوئے ٹیکہ میں تغیر و تبدل کے کیوں خواہشمند ہیں کیا اس لئے کہ اس میں حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا نماز پڑھنا اور روزے رکھنا اور دیگر اسلامی شعائر کی پابندی کے احکام پائے جاتے ہیں آہ۔ ایسی ضد کا کیا ٹھکانا

سکھ صاحبان اور سناتنی بھائیوں میں کشمکش

ہم اس کشمکش کو سکھ اور سناتن معاصرین میں نہایت افسوس سے پڑھ رہے ہیں کہ بعض اصولی باتوں میں سکھ اور سناتنی صاحبان میں کشیدگی ہو رہی ہے سناتنی صاحبان اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ شری گرو گرنتھ صاحب میں ویدک تعلیم کی ہدایت جنیؤ اور چوٹی کی حفاظت ثابت ہے۔ مگر سکھ صاحبان سختی سے ڈیفنڈ کر رہے ہیں کہ شری گرو گرنتھ صاحب میں ویدک تعلیم چوٹی و جنیؤ وغیرہ کا دھڑلے سے رد کیا گیا ہے۔ مگر لطف کی بات یہ ہے کہ ہر دو فریقین میں سے کسیکو اتنی ہمت نہیں کہ وہ گرنتھ صاحب کے شلوک پیش کرکے ایک دوسرے پر اتمام حجت کریں۔ البتہ زبانی جمع خرچ سے ایک دوسرے کا ناطقہ بند کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

کیونکہ ہمیں شری گرو گرنتھ صاحب سے محبت ہے آج سے نہیں بلکہ اس وقت سے جبکہ ہماری عمر نو دس سال کی تھی۔ مجھے اس بات پر فخر اور بجا فخر ہے کہ میرے رشتہ دار دن نے (اللہ تعالیٰ انھیں بھی اسلام نصیب کرے آمین) مجھے سب سے پہلے مذہبی تعلیم دلائی اور سکھ صاحبان کی دیگر مذہبی پستکوں کے علاوہ شری گرو گرنتھ صاحب کا پاٹھ کرایا۔ اس لئے شری گرو گرنتھ صاحب کی موحدانہ تعلیم ہمارے رگ و ریشہ میں اثر کر چکی ہے۔ مذہبی کتابوں میں قرآن شریف کے بعد اگر میں کسی اور کتاب کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں تو وہ شری گرو گرنتھ صاحب ہے۔ کیونکہ یہی شری گرو گرنتھ صاحب ہی میری ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اس لئے میں اس وقت بھی شری گرو گرنتھ صاحب کو بڑی محبت سے پڑھتا ہوں مجھے تو کبھی بھول کر بھی گرنتھ صاحب میں کوئی شلوک ایسا نہیں ملا جس میں ویدوں کی تعریف جنیؤ اور چوٹی کی رکشا کے لئے ہدایت کی گئی ہو ہاں اگر ایسا کوئی شلوک ہے تو ہم سناتنی و آریہ صاحبان کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کوئی شلوک تو الگ رہا۔ تک (مصرعہ) ہی گرنتھ صاحب میں دکھلائیں جس میں اشارۃً یا کنایۃً ہی ویدوں کی تعریف جنیؤ اور چوٹی کا رکھنا وغیرہ ظاہر ہوتا ہو۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ سناتنی و آریہ صاحبان ہرگز کوئی ایسا شلوک پیش نہیں کر سکینگے۔ اور ہرگز نہیں کر سکینگے۔

گرنتھ صاحب میں ذبیحہ کی اجازت ہے یا جھٹکا کی۔

ہم نے اپنے گزشتہ سے پیوستہ اشو میں سکھ معاصرین کی توجہ اسطرف منعطف کرائی تھی کہ اگر آپ درحقیقت اس امر کے متمنی ہو کہ ذبیحہ کی طرح جھٹکا بھی شارع عام میں فروخت ہوا کرے۔ تو اس کی ایک آسان راہ ہے کہ آپ اپنی مذہبی کتب سے جھٹکا کے جواز اور ذبیحہ کے عدم جواز کے لئے متعدد اثبات پیش کرکے معدلت گستری اور حق پذیری کے لئے گورنمنٹ عالیہ کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس میں ہمیں سکھ صاحبان کی سراسر بہتری اور بہبودی مقصود تھی۔ مگر بجائے اس کے کہ سکھ معاصرین خالصہ سماچار وغیرہ اس احسن راہ کو اختیار کرتے اُلٹا ہمیں کوس رہے ہیں اور ہم سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ پہلے تم یہ بتلاؤ کہ قرآن شریف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ ذبیحہ ہی کھانا چاہیئے۔ جہانتک نفس مضمون اور ہمارے سوال کے جواب کا تعلق ہے ایک چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکیگا کہ ہمارے سوال کا یہ جواب ہرگز ہرگز نہیں۔ اس کی مثال بعینہٖ ایسی ہے کہ ایک آدمی شدت پیاس کی وجہ سے تڑپ رہا ہو دوسرا ازراہ ہمدردی عامہ اُس کو یہ مشورہ دے کہ وہ جو سامنے کنواں نظر آ رہا ہے وہاں جاؤ

اور کنوئیں سے پانی نکال کر اپنی پیاس بجھالو۔ مگر اس کی بجائے اگر وہ پانی کا پیاسا یہ جواب دے کہ پہلے تم کنوئیں کے پاس جاؤ اور پانی پی کر دکھلاؤ پھر اس کے بعد میں ایسا کرونگا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ پہلے شخص نے تو از راہ ہمدردی بنی نوع اُسے یہ مشورہ دیا تھا وہ کسیطرح سے اثبات کے لئے مجبور نہیں کہ وہ ایسا ہی کر کے دکھلائے۔ مگر چونکہ ہم بفضل ایزدی ہمیشہ سے ہی سکھوں کے خیر خواہ رہے ہیں اس لئے ہم خالصہ سماچار کے ایڈیٹر کو مایوس نہیں کرنا چاہتے۔ اگرچہ ہم پہلے ہی کافی سے زیادہ قرآن شریف سے ذبیحہ کے جواز کے لئے اثبات پیش کر چکے ہیں مگر ہم اپنے معزز ہمعصر کی مزید اطمینان کے لئے اور بھی اثبات پیش کئے دیتے ہیں اُمید کہ اسکو پڑھ کر ہمارے ہمعصر کی مزید تسلی ہو جاویگی۔ قرآن شریف میں جو بفضل ایزدی روحانیت اور شریعت کے ہر پہلو سے مکمل بلکہ اکمل ہے ذبیحہ کے لئے یہ فرماتا ہے۔ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللّٰہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذٰلکم فسق الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشون الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم فان اللّٰہ غفور الرحیم (پارہ ۶ رکوع ۱ سورہ مائدہ)۔

ترجمہ حرام ہوا تم پر مردہ۔ اور لہو اور گوشت سور کا۔ اور جس چیز پر نام پکارا اللہ کے سوائے کا۔ اور جو مر گیا گھٹ کر یا چوٹ سے یا گر کر۔ یا سینگ مارے سے اور جسکو کھایا پھاڑنے والے نے مگر جو تم نے ذبح کیا اور جو ذبح ہوا۔ کسی تھان پر اور یہ کہ بانٹا کرو پانسے ڈالکر یہ گناہ کا کام ہے۔ آج ناامید ہوئے کافر تمہارے دین سے۔ سو اُن سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں پورا دیچکا تم کو دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے دین مسلمانی پھر جو کوئی ناچار ہو گیا بھوک میں کچھ گناہ پر نہیں ڈھلتا۔ تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔

یہاں الا ما ذکیتم مگر جسکو ذبح کر لو تم کا لفظ صریحی اور بدیہی طور پر اس امر پر مہر ثبت کرتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے صرف ذبیحہ ہی کھانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ دیگر قسم کا گوشت مسلمانوں کے لئے ہرگز کھانا جائز نہیں ہے۔

ابھی ہم نے قرآن شریف سے جو روحانیت کے موتیوں کی کان ہے۔ بطور شہادت کے صرف ایک موتی ہی پیش کیا ہے۔ اگرچہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اس امر کو جانتا ہے کہ ذکیتم ذبیحہ کو کہتے ہیں مگر جو ہم سے اس ثبوت کا مطالبہ کرتا ہے وہ ایک غیر مسلم ہے اور علم عربی سے قطعی ناآشنا اس لئے ہم اپنے غیر مسلم دوست کی خاطر عربی لغات سے بھی اس امر کی تسلی کرانے کے لئے تیار ہیں کہ ذکیتم کا اطلاق کس چیز پر ہوتا ہے۔

تاج العروس جو ایک نہایت ہی مشہور و معروف عربی زبان کی لغات ہے اس کے فصل الذال الباب الواو والباء میں والتذکیۃ معنی الذبح۔ اب رہا یہ امر کہ ذبح کسکو کہتے ہیں اگرچہ ہر ایک مسلم بچہ لفظ ذبح اور ذبیحہ کو ایسی ہی آسانی کے ساتھ سمجھتا ہے جسطرح پانی اور روٹی کو ہر ایک انسان خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ مگر چونکہ اس کا مطالبہ کرنیوالا ایک غیر مسلم فرد ہے جو نہ ذبیحہ کی تفہیم کو جانتا ہے اور نا ہی عربی زبان سے آشنا ہے اس لئے اس کے واسطے بھی ہم لغت عربی سے ہی بتلاتے ہیں۔ کہ لفظ الذبح کے کیا معنی ہیں۔ اور کہ اس کا اطلاق کس چیز پر ہوتا ہے۔ وہی مذکورہ بالا زبان عربی کی مشہور و معروف کتاب تاج العروس میں لفظ الذبح کے یہ معنی ہیں۔

خص فی الشرع بابطال الحیاۃ علی وجہ دون وجہ صفحہ ۱۳۷

شریعت میں خاص ہے زندگی کو قطع کرنا ایک خاص طریق پر

KHILAFAT LIBRARY

اگرچہ اب ہم اپنے غیر مسلم دوست کے سوال کا جواب کافی وشافی دیچکے ہیں مگر ہم اپنے دوست کے مزید اطمینان کی خاطر اور عربی لغات کے حوالے دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ کتاب لغت المنجد تالیف الادب۔ رؤس معلوف الیسوعی اس عربی کی لغات کا مولف ایک غیر مسلم مسیحی ہے۔

صفحہ ۱۵۱) ذکّی بمعنی ذبحہا۔ ذبح کیا اُسکو صفحہ ۱۴۸۔ لفظ ذبح کے معنی نحرہ تحریر کیا اسکو قرآن شریف میں آتا ہے۔ فصل الربک وانحر۔ یعنی نماز پڑھو اور نحر کرو۔ صفحہ ۵۹۴ نحر البہیمۃ اصاب نحرہا ناقرات عرفان فی اللحی النحر اعلی الصدور۔ یعنی سینے سے اوپر دو رگیں گلی کی کاٹو یہ نحر ہے۔

اُمید کہ اب خالصہ سماچار کے ایڈیٹر کی ہر طرح سے تسلی ہو گئی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا دل میں دیکھے بھائیوں کے لئے ایک خاص خیر خواہی کا مادہ عطا فرمایا ہے اگرچہ سوال کا جواب کافی وشافی دیا جا چکا ہے مگر ہم اپنے معزز ہمعصر خالصہ سماچار کے ایڈیٹر کی خاطر اور حوالجات بھی عرض کئے دیتے ہیں۔

مدارک التنزیل تفسیر فقہ ۳۰۲ الا ما ذکیتم معنی فانہ اذا وجد بہا حیاۃ فذبحہا وسمی علیہا حلت

یعنی جب اس جانور کو پائے۔ اور اس میں زندگی

ہو تو اسکو ذبح کرکے اور بسم اللہ پڑھ لے۔ تو پھر حلال ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اُمید ہے کہ اب معزز مفرما ایڈیٹر خالصہ سماچار کی ہر طرح سے شانتی اور تسلی ہوگئی ہوگی۔

اس قدر حوالجات دینے سے صرف ہمارا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم نے ایک اور ایک دو اور اظہر من الشمس کی طرح یہ ثابت کر دکھلایا ہے کہ ہمارا پیارا قرآن شریف جو بفضل ایزدی روحانیت اور شریعت کے ہر ایک پہلو سے اکمل ہے۔ اس میں ہم مسلمانوں کو متعدد بار حکم ہے کہ ذبیحہ کھاؤ اور اُسی بنا پر اور مسلمان ذبیحہ کا گوشت اپنے دھرم اور مذہب کا ایک جزو اور خصوصیت سمجھتے ہیں اسیطرح ہم چاہتے ہیں کہ خالصہ سماچار کا ایڈیٹر یا کوئی اور خالصہ اخبار کا مدیر اپنی مذہبی کتاب شری گرو گرنتھ صاحب سے جھٹکا کے جواز کے لئے متعدد حوالجات پیش کرکے معدلت گستری اور حق پژوہی کے لئے گورنمنٹ عالیہ کا دروازہ کھٹکھٹائیں ورنہ مذہبی کتاب میں اس چیز کا ذکر تک نہ ہو مگر اس ملت کے عقیدت کیش اس کے حصول کے لئے ایڑی چوٹی تک زور لگائیں تو ان کا یہ فعل اہل خرد کے نزدیک کوئی خاص وقعت نہیں رکھیگا۔ لاریب گورنمنٹ عالیہ نے مذہبی آزادی ہر ایک کو دے رکھی ہے مگر یہ مذہبی آزادی بھی تب ہی حامی و مددگار ہو سکتی ہے جب اس دھرم کی مذہبی کتب بھی اس کی ممد ہوں۔ اُمید کہ اب ہمارا معزز ہمعصر ہمارے منشاء کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوگا۔ باقی ہمارے معزز

خالصہ سماچار کے ایڈیٹر کو چیلنج

ہمعصر نے جو اس قدر مطالبہ پر مطالبہ کئے جانے کے بعد جھٹکا کے جواز کے لئے ابھیا کھیا کا کٹھا کے ایک شلوک کا ۱/۳۲ حصہ پیش کیا ہے وہ زیر بحث مسئلہ کے حق میں ہرگز ہرگز مفید نہیں ہو سکتا۔ اول آجتک ابھیا کھیا کے کٹھا کی معنی یا تشریح کرنے سے ہمارے معزز ہمعصر نے دیدہ و دانستہ اجتناب کیا۔ مگر جب ہم نے اس کے معنے کئے تو آپ نے جھٹ اسپر ایک ضعیف اور کمزور مگر اپنے زعم میں بڑا اعتراض جڑ دیا۔ جو ہمارے معزز ہمعصر کی صرف و نحو یا ویاکرن کے اصطلاح کی عدم واقفیت پر دلالت کر رہا ہے ہم نے لفظ **بھیا کھیا** کے معنی کلمہ کئے تھے صرف و نحو میں کلمہ کی یہ تعریف ہے جو لفظ "مفرد معنی رکھتا ہو اُسے کلمہ کہتے ہیں" اور ابھیا کھیا کا لفظ اس کے برخلاف بے معنی اور نفی کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا شبد

ابھیا کھیا کا کٹھا بکرا کھانا
چونکے اوپر کسے نہ جانا

پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر رہا ہے کہ یہ شبد تیرتھوں کے پانڈوں اور پجاریوں کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے۔ یعنی وہ لوگ (پانڈے وغیرہ) ایسا ذبح کیا ہوا بکرا کھاتے ہیں جس پر کوئی کلمہ بامعنی لفظ (مراد اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ دیوی دیوتاؤں کا نام جو ایک موہوم اور بے معنی ہستی رکھتا ہے ان کا نام لیکر یا ان کے نام پر بکروں وغیرہ کو ذبح کرتے ہیں اور پھر اسپر پانڈے یہ ڈینگ مارتے ہیں کہ ہمارے چونکے پر کوئی نہ آوے کیونکہ کیکے چونکے پر آنے سے ہمارا چونکا اور ہمارا کھانا وغیرہ بھرشٹ ہو جاویگا۔ بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حالانکہ وہ لوگ خود بھرشٹ ہیں جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا کھاتے ہیں۔ مگر ہمارا معزز کرم فرما ایڈیٹر خالصہ سماچار شلوک کے سیاق و سباق اس کے معنے اس کے مطلب اس کے ارتھ وغیرہ کی پرواہ نہ کرتا ہوا یہ کہے جا رہا ہے کہ یہ شلوک مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے۔

اب ہم حیران ہیں کہ خالصہ سماچار کا فاضل ایڈیٹر جس کے ہاتھ میں سکھوں کے ایک لیڈنگ پیپر کی باگ ڈور ہے وہ کس طرح اس صریح شلوک کے یہ معنی کر سکتا ہے کہ یہ شلوک مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے۔ کیا کبھی مسلمانوں نے بھی چھوت کی ہے۔ کیا کبھی مسلمانوں نے بھی اپنے باورچی خانہ میں آنے سے کیکو روکا ہے کیا کبھی مسلمانوں نے بھی یہ کہا ہے کہ ہمارا کھانا غیر کے چھونے سے بھرشٹ ہو جائیگا۔ خالصہ سماچار مشرق کو مغرب کسطرح کہہ سکتا ہے۔ ایڈیٹر سماچار اپنے بعض ہم خیال مگر اصلیت اور شلوک کے سیاق و سباق پر غور نہ کرنے والے جنکا نصب العین صرف پالامارنا ہی ہو اپنے خانہ ساز معنوں سے انھیں خوش کر سکتا ہے مگر وہ ایڈیٹر نور کے سامنے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی بھی مشرق کو مغرب نہیں کہہ سکتا۔ ہم ایڈیٹر سماچار کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس شلوک کو ثابت کرے کہ یہ شلوک ہندوؤں کو نہیں بلکہ مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے۔ مگر اندھا دھند نہیں بلکہ اس شلوک کے ارتھ اور سیاق و سباق کو مدنظر رکھ کر

خالصہ سماچار کے ایڈیٹر کو ڈبل چیلنج

ایڈیٹر سماچار کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جو وقت کھوکے بکرے کا امرت چھکایا جاتا ہے تو اُس وقت ذبیحہ سے قطعی الگ تھلگ رہنے کی ہدایت کیجاتی ہے ہم خوش اور بہت خوش ہیں کہ ہمارا معزز ہمعصر اپنی مذہبی کتاب کے ذریعہ یہ ثابت کر دے کہ ہماری مذہبی کتب میں جھٹکے کے جواز کے لئے تاکید کی گئی ہے۔ اس لئے ہمارے معزز ہمعصر کو یہ چاہئے کہ وہ شری گرو گرنتھ صاحب سے "امرت چھکنے" کے حکم کو دکھلا دے۔ کیونکہ جب تک وہ شری گرو گرنتھ صاحب سے امرت چھکنے کے حکم کو ظاہر نہیں کریگا تب تک اُس کا یہ دعوے بے دلیل ہرگز قابل سماعت نہیں ہو سکتا

ہم ایڈیٹر خالصہ سماچار کے نوٹس میں یہ بات

لائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شری گرو گرنتھ صاحب میں روحانی تعلیم خواہ کیسی ہی اعلیٰ کیوں نہو۔ مگر شریعت کا پہلو ہرگز ہرگز نہیں گرنتھ یہ نہیں کہتا کہ فلاں کے ساتھ شادی کرنا جائز اور فلاں کے ساتھ ناجائز ہے شری گرو گرنتھ صاحب اس کے لئے خاموش ہے کہ فلاں چیز کھاؤ اور فلاں نہ کھاؤ۔ اب سوال کیا جا سکتا ہے کہ حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے ولی اور امام تھے اُنھوں نے اپنے نبلائے ہوئے دھرم کو نامکمل کیوں رکھا۔ مگر ایک واقفکار اور حق جو انسان جب خالی الذہن ہو کر سوچیگا تو وہ وہ فوراً اس نتیجہ پر پہنچیگا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا بتلایا ہوا دھرم اور مارگ اس وقت کل روئے زمین کے مذاہب سے افضل اعلیٰ اور اکمل ہے جس کے لئے جنم ساکھی حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ جس کے لکھنے والے سکھوں کے دوم گورو جیسے صدیق اور عظیم الشان انسان ہیں اور جس کے لکھانے والا بھائی بالے جیسا صادق القول جسے ہمیشہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ہمرکاب رہنے کا فخر حاصل تھا۔ یہ جواب دیتی ہے جس میں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تیہے حرف قرآن دے سچے سچیار کیں
تس وچہ پند نصیحتاں سن سن کرو یقیں

جنم ساکھی بڑی صفحہ ۲۰۲

یعنی قرآن شریف کے تیس سپارے اور تیس ہی حروف ہیں۔ اس میں لا انتہا حقائق و معارف ہیں اے سننے والو! سنو۔ نا صرف سنو ہی بلکہ اسپر ایمان لاؤ۔ بجائے اس کے کہ خالصہ سماچار کے لائق ایڈیٹر ہمارے پیش کردہ شلوک کو رد کرتا یا ان کے معنوں میں کوئی سقم نکالتا۔ بلکہ اس شلوک سے دیدہ و دانستہ اغماض کرتے ہوئے اس کے جواب میں شری گرو گوبند سنگھ جی مہاراج کا ایک شلوک پیش کر دیا ہے۔ حالانکہ سوال تو حضرت اقدس بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صفات کی نسبت ہے۔ نا کہ شری گرو گوبند سنگھ جی کی نسبت ہے۔ یہ کیسی اُلٹی منطق مگر بیچارہ خالصہ سماچار کا ایڈیٹر بھی سچا ہے وہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اس صریحی و بدیہی شلوک کو جو اُن کے اسلام پر بین گواہی ہے کو پڑھ کر گھبرا گیا ہے اور گھبراہٹ کی حالت میں ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ کہ کہیں نہ کہیں دم لینے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز مل جاوے۔

مثل مشہور ہے مغلوں کے سامنے فارسی بھول جایا کرتی ہے۔ بنا بریں خالصہ سماچار کے ایڈیٹر کا گھبرانا ایک ضروری امر تھا۔ اس لئے ان کا یہ فعل قابل عفو ہے۔ قابل گرفت نہیں۔

اخبار پرکاش کا انگریزوں پر ایک الزام

ارجن لکھتا ہے کہ اخبار پرکاش لاہور نے ۱۸ جون کی اشاعت میں ایک لیڈنگ آرٹیکل میں "مغرب کی تقلید میں ہماری تباہی ہے" شائع کیا ہے۔ جس کے دوران میں وہ لکھتا ہے

اس بات سے کبھی کسیکو انکار نہیں ہوا۔ کہ آریہ جاتی بطور ایک جاتی کے نہ مانس اہاری رہی نہ اب ہے۔ مسلمانوں کی آمد نے پہلے گوشت خوری کے خیال کو تقویت دی۔ لیکن چونکہ شروع سے ہندو مسلمانوں کے رسم و رواج تضاد رہا ہے اس لئے ہندوؤں نے گوشت خوری کی رسم زیادہ مسلمانوں سے گرہن نہ کی۔ انگریز ہندوستان میں کیسے آئے اور اسپر کیسے قابض ہوئے یہ ایک تواریخی بحث ہے۔ انگریزوں کی جاتی ایک مانس اہاری جاتی ہے۔ ان کے اندر کم از کم اُس وقت ماس کا بہت پرچار تھا۔ اسلئے گنے گنے انگلیوں پر گننے کے لائق انگریز ایسے ہونگے جو مانس اہار نہ کرتے ہوں گے۔ انگریزوں کی لائی ہوئی مغربی تہذیب نے نہ مانس بھوجی آریوں کے اندر مانس بھکشن کا پرچار کیا۔ ماس نہ کھانا تہذیب سے دور بلکہ وحشیانہ پن کی نشانی سمجھا جانے لگا۔ وغیرہ"

گویا اس عبارت میں اخبار پرکاش ملک ہندوستان میں گوشتخوری کے رواج دینے کا الزام انگریزوں پر لگاتا ہے۔ یہ ایسے الفاظ ہیں کہ جن کو پڑھ کر ہزاروں سادہ لوح آریوں اور ہندوؤں کے دلوں میں انگریزوں یا بالفاظ دیگر موجودہ برٹش گورنمنٹ کی جانب سے نفرت اور بدظنی پیدا ہوئے بغیر نہ رہیگی۔ پرکاش ایک آریہ سماجی اخبار ہے اس میں بہت سی آریہ سماجوں کی کارروائیاں بھی شائع ہوتی ہیں جس کے یہ معنے ہوئے کہ پرکاش کے اس قسم کے خیالات نہ صرف اپنے زیادہ تر آریہ سماجی خریداروں کے بیرونجات کے آریہ سماجوں تک بھی پہنچتے ہیں کیا ان اخبارات کی اشاعت سے آریہ سماجیوں کے اندر ایک خطرناک پولیٹیکل تحریک کا بیج نہیں بویا جا رہا ہے اور کیا پرکاش کی یہ پالیسی حضور لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کے مذکور الصدر الفاظ کی عین مخالف نہیں ہے؟

ضرورت ہے کہ آریہ سماجی شکل مگر پولیٹیکل خیالات رکھنے والے اخبار پرکاش کو گورنمنٹ عالیہ پنجاب کے ذمہ دار حکام کافی طور پر ہدایت فرمائیں تاکہ اس کے ذریعہ سے خطرناک پولیٹیکل لہر عام آریہ سماجوں اور آریہ سماجیوں تک نہ پہنچ سکے۔

اس الزام کے ذمہ دار انگریز ہیں یا ہندوؤں کے شاستر۔

ارجن لاہور لکھتا ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں سمولاس میں لکھا ہے کہ وام مارگی اور چولی مارگی لوگ شراب پیتے اور گوشت کھاتے ہیں وام مارگی اور چولی مارگی انگریزوں کے وقت میں نہیں بلکہ تقریباً دو ہزار سال سے ہندوستان میں پہلے آتے ہیں۔ اور اگر صرف آریوں کی نسبت کہا جاوے تو تاریخ گذشتہ صاف بتلاتی ہے کہ انگریزوں کیا بلکہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے بھی یہاں پر لاکھوں

KHILAFAT LIBRARY

اور کروڑوں آدمی گوشت کھاتے تھے۔ رامائن۔ اور مہابھارت۔ منوسمرتی۔ اور برہمن گرنتھ وغیرہ قدیم کتب میں گوشت کھانے وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔ کیا اس وقت بھی یہ رواج انگریزوں نے پھیلا دیا تھا۔ مہاراج رامچندر اور مہاراج دشرتھ شکار کھیلا کرتے تھے وہ سب لوگ آریہ تھے۔ مگر اس زمانے میں کسی ایک انگریز کا بھی پتہ نہ تھا۔ پرکاش کے بی۔ اے پاس شدہ ایڈیٹر کو ان تمام باتوں کا علم ہوتے ہوئے خواہ مخواہ انگریزوں پر گوشت خوری کے رواج کا الزام لگا کر پبلک کو بدظن کرنا سخت افسوسناک فعل ہے۔

ارجن کا جواب معقول اور نہایت معقول ہے جس کا جواب پرکاش سے تا قیامت بھی نہیں آئیگا شیش محل میں بیٹھکر اوروں کے پتھریلے مکانوں پر پتھر پھینکنے کا حشر یہی ہوا کرتا ہے۔

کیا آریہ سماج پولیٹیکل باڈی نہیں

آریہ سماجی حلقوں میں بہت سے لوگوں کی طرف سے علانیہ ہونے لگا ہے۔ چنانچہ اخبار پرکاش لاہور مطبوعہ ۱۵ جون میں ایڈیٹر کے قلم سے ایک طویل آرٹیکل بعنوان "دہلی کو آریہ سماج کا مرکز بنانے کی ضرورت" شائع ہوا ہے۔ جس میں ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ دہلی اب سارے دیش کی راجدھانی ہے جس میں دیش بھر کے پرسدھ پرش نیتی مان دیش بھگت۔ تاجر۔ رئیس اور راجے مہاراجے آیا کریں گے ایسے شہر کو آریہ سماج کا مرکز بنانے کی ضرورت ہے۔" اسی آرٹیکل میں ایڈیٹر پرکاش لکھتا ہے کہ "لیکن ایک خاص ضرورت کا ذکر ہم خاص طور پر کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ دہلی سے ایک انگریزی اور ایک آریہ بھاشا کا اخبار نکلنا چاہئے۔ یہ دونوں اخبار پولیٹیکل ہوں لیکن ان کے مالک اور ان کے ایڈیٹر آریہ پرش ہوں ان اخبارات سے آریہ سماج کے سدھانتوں کا پرچار کرنا مقصود نہ ہو بلکہ آریہ سماج کے کام کو ہر دلعزیز کرنا اس کام کو بہت لائق آدمی ہاتھ میں لے سکتے ہیں۔ انگریزی اخبار کے لئے ہمیں مہاشہ رامدیو جی سے بہتر کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔"

ایڈیٹر پرکاش اس آرٹیکل کے آخر میں لکھتا ہے "ہم اس ضرورت کو بڑے زور سے محسوس کرتے ہیں لیکن احساس کے تمام وجوہات کو ناظرین کے سامنے نہیں رکھ سکتے" گویا ایڈیٹر پرکاش نے آرٹیکل صاف الفاظ میں لکھ کر واضح طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ موجودہ آریہ سماج کا تعلق اس کے خیال میں یا درحقیقت پالیٹکس سے کسقدر ہے اگرچہ اس کے اظہار میں ایڈیٹر مذکور نے بہت کچھ پیچیدگی سے کام لیا ہے مگر اس کا خیال دبے ہوئے لہجہ میں بھی دب نہیں سکا۔

ایک سراپا مذہبی جماعت کے ہادیوں کو اس تیزی کے ساتھ پالیٹکس کی طرف دوڑنا اہل بصیرت کے لئے ضرور قابل غور ہے۔

اصلی ستیارتھ پرکاش اور گوکشی کا جھگڑا

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ گوکشی کے مسئلہ کو اس وقت ایک پولیٹیکل رنگت دی جا چکی ہے اور یہ نامبارک جھگڑا ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفاق کی خلیج کو دن بدن وسیع کرتا چلا جا رہا ہے۔ سخت افسوس کی بات ہے کہ موجودہ آریہ سماج بھی اس پولیٹکل مسئلہ کی رو میں بہ گیا ہے۔ آریہ سماج کے کوتاہ اندیش اصحاب بھی گوکشی کی بنا پر ہندوؤں کے جذبات کو مسلمانوں اور عیسائیوں کے برخلاف بھڑکانے کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ حالانکہ سوامی دیانند نے اپنی اصلی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء میں اس مسئلہ کا دوٹوک فیصلہ کر دیا ہے کہ جہاں پر کہ انہوں نے گائے بیل کے مارنے کی برہمن گرنتھوں کی رو سی اجازت دی ہے۔ اگر سوامی دیانند پولیٹکل آدمی ہوتا تو وہ اس قسم کی آزادانہ باتیں اپنی ستیارتھ پرکاش میں کبھی نہ لکھتا۔ مگر سخت افسوس کی بات ہے کہ سوامی دیانند کے مرنے کے بعد جو ستیارتھ پرکاش شائع کیا گیا اس میں ان تمام صلح صفائی کی باتوں کی بجائے بالکل الٹے اور پولیٹکل جھگڑوں کو ٹھونس دیا گیا۔ اصلی ستیارتھ پرکاش میں مسلمانوں کے مذہب کے کھنڈن کا معاملہ بھی نہیں ہے۔ نہ ہی عیسائیوں کے مذہب کا کھنڈن ہے۔ اور نہ ہی گورو نانک دیو جی مہاراج پر شنک آمیز حملہ ہے۔ اس کے برعکس مروجہ ستیارتھ پرکاش میں جسکو ہم متھیارتھ پرکاش کہتے ہیں اور جو کہ سوامی دیانند کی موت کے بعد چھپوایا گیا ہے۔ یہ تمام جھگڑے ٹھونس دیئے گئے ہیں۔ پس ہمارے نزدیک مروجہ نقلی ستیارتھ پرکاش ہی تمام جھگڑوں کی جڑ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس نقلی ستیارتھ پرکاش کو جلا دیا ہے (راقم)

سوامی دھرمپال اور مسافر آگرہ

مسافر آگرہ لکھتا ہے کہ دھرمپال نے ایک مفصل سا سوال ستیارتھ پرکاش پر کر کے آپ نے ہمیں سخت سے سخت گالیاں دیتے ہوئے تعزیا پون کالم میں یہ لکھا ہے کہ چونکہ دیانند نے ینگ جیسی شرمناک تعلیم دی ہے اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم نوٹ) نے شادی بیگان اس لئے دیانند سے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) افضل تھا۔

ہم اندر اور مسافر ہر دو پرچوں کو آجکل غور سے پڑھتے ہیں ہماری نظر سے سوامی دھرمپال کا کوئی ایسا فقرہ نہیں گذرا جس میں انہوں نے مسافر آگرہ کو کوئی گالی دی ہو۔ مسافر آگرہ کو چاہیئے تھا کہ سوامی دھرمپال کی کوئی گالی لوگوں کے سامنے رکھ دیتے تاکہ پبلک کو معاشہ دھرمپال کی بدزبانی

کا علم ہو جاتا اُمید کہ مسافر آگرہ اپنے آئندہ اشو میں ضرور اسپر روشنی ڈالیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

لاہور کے مسلم اخبار نویسوں نے کہانتک اپنے فرض کو پورا کیا

سمعہ افغان لکھتا ہے

ہمیں لاہور کے اسلامی معاصرین پر سخت افسوس آتا ہے کہ "ہندوستان" میں مسلمانوں پر ایسے اتہام باندھے جائیں اور وہ چوں تک نہ کریں

کہاں ہیں قوم کی رہبری کے مدعی یعنی ایڈیٹران آبزرور۔ پیسہ اور زمیندار وطن اور ملت۔ کیا یہ پنجاب سماچار اور لائل گزٹ کا حق نمک ادا ہو رہا ہے ٹھنڈے شربت اور بوتلیں پی کر شاید آپ لوگوں کے دل سرد ہو گئے۔ اب ہندو پریس مسلمانوں کے گلے پر چھری بھی پھیر دے۔ تو آپ کی بلا سے آپ تو سوشل تعلقات مضبوط کرنے میں مشغول ہونگے "مردہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں آپ کو اپنے حادے مانڈے سے کام ہے آپ کے منہ سے اب بات نکلنی مشکل ہے۔ کیونکہ احسان فراموشی ہوتی ہے۔ اگر یہی لیل و نہار میں تو بس قوم کا فیصلہ ہے۔ قومی سب کے یہ لمبے چوڑے دعوے اور حالت یہ کہ دعوت کھائی اور دم سادھ لیا۔ پنڈت رام بھجدت اور لالہ دینا ناتھ کے جھگڑے آپس میں ہوں۔ ایک فریق ہندوستان پر مسلط ہونے کی خاطر دوسرے کی تخریب کے لئے سازشیں کریں اور نام مسلمانوں کا بدنام کیا جاوے۔ اور لطف یہ کہ اسلامی پریس کے منہ سے بات تک نہ نکلے۔ "کیا تھیٹر میں ایسا پارٹ کبھی آپ نے نہ دیکھا"

ایک آریہ صاحب کی غور طلب تحریر

"آریہ سماج کی ترقی کیوں نہیں ہوتی" کے عنوان سے آریہ سماج کے ایک مخلص مہاشے بنوار یلال آریہ سبھا سدکرنال نے اخبار پرکاش مورخہ ۲۹ و ۲۶ مئی بیساکھ میں دو آرٹیکل شائع کئے ہیں کہ جو نہ صرف آریہ سماجی صاحبان کے بلکہ دیگر سماجوں کے لوگوں کے لئے بھی غور سے مطالعہ کرنے کے لائق ہیں۔ اس لئے اُن کے کچھ ضروری حصے منتخب کر کے ہم درج ذیل کرتے ہیں۔ اس بارے میں یہ صاحب لکھتے ہیں:۔ "آریہ سماجک آدمیوں نے اپنا عمل اور آچار اپنے اصولوں کے مطابق بنا کر ملک میں اپنی زندگی کو ایسا شاندار ثابت نہیں کیا کہ دوسرے اشخاص دلی شوق اور رغبت سے اُن کے پیروکار بن جاویں۔ اور اُن کے اُپدیشوں پر فوراً عمل شروع کر دیں۔

آریہ سماج میں عملی زندگی کی حالت

آریہ سماج میں دھڑہ بندی کیحالت

اس بارے میں یہ صاحب لکھتے ہیں:۔ "اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اگر آج کوئی کسی سماج انسٹی ٹیوشن یا فنڈ کے حق میں ہے اور کل اس کی رائے کے خلاف کوئی امر پاس ہو گیا یا اس کی تجویز کثرت رائے سے ناقابل عمل سمجھی گئی تو جھٹ وہی شخص اس کا دشمن ہو کر نہ صرف کام چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے بلکہ اسکو سخت نقصان پہنچانے کے درپے ہو جاتا ہے۔

اکثر آریہ لیڈروں کی حالت

اس بارے میں یہ صاحب لکھتے ہیں:۔ "اب آریہ سماج کے معزز لیڈروں اور اُپدیشکوں کی فہرست تیار کیجئے اور ہر ایک کے خانہ کیفیت میں اُن کی زندگی کی پرتال اور کارنامے درج کیجئے تقریباً ۹۵ فیصدی اُن میں سے آپ کو ایسے ملینگے جو یا تو شہرت یا اقتدار کیخاطر یا دھن کی خاطر یا پولٹیکل حقوق کی خاطر یا خودرائی کی خاطر کچھ عرصہ تک سماج ہذا میں کام کرتے رہے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد اپنے مدعا میں ناکامیاب ہونے پر یا تو سماج سے علیحدہ ہو کر دیگر جاتی یا مخالف سبھاؤں میں درجہ پا کر کام کر رہے ہیں۔ یا آریہ سماج کے اندر ہی رہکر گھن کا کام دے رہے ہیں۔ اور اگر اُن کے چال چلن اور آچار اور بیوہار کی داستان ملاحظہ کیجاوے تو الاماں اس موقعہ پر ایک بے ڈھنگا شعر یاد آگیا۔ مگر حسب حال ہونے کی وجہ سے افسوس کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔ ؎ حالی کو بدنام کیا اُس کے وطن نے۔

مگر آریہ سماج کو بدنام کیا اُس کے لیڈروں نے۔

حسبقدر اشانتی۔ اپریم۔ نفاق۔ اوشواش۔ دویش۔ دوسری۔ وغیرہ دیگر اقسام کے نقص آریہ سماج کے اندر پاؤ گے۔ اگر ان سب کی بابت وچار کر کے غور کرو گے تو اُن کا اصلی ماخذ یا منبع آریہ سماج کے لیڈروں کو ہی پاؤ گے۔ ؎

گر ہیں مکتب است ایں ملا و کار طفلاں تمام خواہد شد

آریہ اُپدیشکوں کی کھنڈن منڈن کی عادت

اس کے بارے میں لالہ صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ آجکل دیکھا جاتا ہے کہ اکثر آریہ سماجک پرش اور اُپدیشک اپنے سدھانتوں سے بالکل بیخبر ہیں۔ مگر جلتے ہی فوراً دوسروں کا جاد بیجا کھنڈن (رد) شروع کر دیتے ہیں جس سے حاضرین کے دلوں میں ایک قسم کا رنج اور دویش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دویش کی وجہ سے وہ ستیہ اور استیہ کا وچار ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات آریہ سماج کے سخت مخالف

آریہ مصنفوں کی حالت

اس کی تصویر لالہ بنواری لال اس طرح پر کھینچتے ہیں "آریہ سماج میں تصانیف کا طریقہ اور خاصکر آرش

گرنتھوں کے بھاشیہ کرنے کا کام بالکل خلاف اصول ہو رہا ہے۔ اول تو عام لوگوں میں خود لیاقت اس قدر نہیں ہے کہ اُن کو مصنفوں کے درجہ میں شمار کیا جاوے دویم وہ خود آرش گرنتھوں کو پڑھنے اور وچارنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جس وقت دل میں آیا دو چار اُردو کی کتابیں یا لوئیں ٹیکا کاروں کے ٹیکا لئے اور ایک کتاب تصنیف کر دی۔ آگے اندھے وشواشی آریہ سماجی ہاتھوں ہاتھ خرید کر لے لئے۔ مصنف بھاشیہ کار (مترجم) کو کچھ خیال بھی نہیں کہ خریدار بہشت میں جائیگا یا دوزخ میں۔ اس کے دونوں طرح سے گھی ہو گئے مصنفوں میں نام مشہور ہو گیا اور گھر بیٹھے مالا مال ہو گیا... اگر یہی حالت رہی تو آریہ سماجک پُرش نوٹ کر لیویں کہ آریہ سماج میں بہت جلد بیس تیس یا پچاس برس کے اندر وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ آریہ سماج کے ہر ایک پنڈت کا جدا جدا بھاشیہ اور جدا جدا سدھانت ہوگا اور اُن میں وہ جنگ برپا ہوگا جس کا نتیجہ مہا بھارت جنگ سے کم نہو کا اسکے متعلق

آریہ اخباروں کی حالت اور آریہ نوجوانوں کا مذاق

یہ صاحب یوں تحریر فرماتے ہیں:- بعض بلکہ اکثر آریہ سماجک اخبار اور رسالہ جات کی تحریر ایسی ناملائم اور ناشائستہ ہوتی ہے کہ اُن کو کوئی شائستہ تعلیم یافتہ شخص دیکھنا تو درکنار سننا بھی پسند نہیں کرتا۔ بعض بعض ایڈیٹر صاحبان تو اس قدر حد درجہ تک پہنچے ہوئے ہیں کہ انہوں نے آریہ سماج کے صرف لٹریچر ہی کو گندہ نہیں کیا بلکہ آریہ نوجوانوں کے مذاق کو بھی ایسا بگاڑ دیا ہے کہ اُن کی نظروں میں دیگر شائستہ اور دھارمک مضامین ہیچ معلوم دیتے ہیں اور سوائے پُرمذاق اور ہیچ مضامین کے اور کوئی مضمون دل کو نہیں بھاتا اور بعض بعض رسالجات تو صرف چھاپہ خانہ کی اُجرت اور ڈاکخانہ کے محصول ادا کرنے کے بعد ردی کی ٹوکری میں جلانے کے لئے جاری ہوتے ہیں۔ اُن میں نہ کوئی مضمون ہے نہ کوئی علمی مضامین یا مذہبی مسئلہ پر بحث ہے۔ اور نہ کوئی اور مفید بات درج ہے اگر جملہ آریہ سماجیں اور آریہ پُرش یہ پرن کر لیویں کہ جو اخبار یا رسالہ ناشائستہ یا فضول تحریر شائع کرے اسکو فوراً خریدنا بند کر دیں تو اُمید ہے کہ ان کی حالت بہت جلد سدھر جاوے۔

آریہ سماج کی بھجن منڈلیوں کی حالت

آریہ سماج کی بھجن منڈلیوں کی بابت لکھتے ہیں:- "راگ ودیا کو آریہ سماج نے بجائے شستہ اور انت کرنے کے اور بھی پاوہ نیچے گرانے کی کوشش کی ہے۔ جب سے کرتالی بھجن منڈلیاں قائم ہوئی ہیں اُنھوں نے عجیب اندھیر مچانا شروع کر دیا ہے آٹھ دس اوٹ پٹانگ اور بے تکے بھجن بنائے یا یاد کئے فوراً راگیوں میں مشہور ہو گیا۔ نہ صرف یہی بلکہ پانچ روپے اور انٹرمیڈیٹ کرایہ کل سماجوں سے وصول کرنے کا بھی مستحق ہو گیا۔ اُنھوں نے لوگوں کو اس ناشائستہ راگ ودیا کا ایسا وشئی بنا دیا ہے کہ اگر کسی سماج کے سالانہ جلسہ پر چار اُپدیشک بلائے جاتے ہیں تو کم از کم آٹھ بھجن منڈلیاں ضرور ہوتی ہیں۔ چار و نطرف سے آواز آتی ہے کہ اس وقت فلاں راگی کا بھجن ہو دوسرا فوراً بآواز بلند کہتا ہے کہ نہیں اس وقت دوسرے راگی کا بھجن ہونا چاہئے۔ تیسرا فوراً تیسرے کی سفارش کرتا ہے۔ جس کا فیصلہ دس پندرہ منٹ میں ہوتا ہے۔ اور اُن میں سے صرف ایک کی سفارش منظور ہوتی ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربہ سے کہتا ہوں کہ کئی آریہ سماجوں سے سالانہ جلسے کے موقعہ پر ایک ایک بھجن منڈلی نے ۵۰ روپے بلکہ ۱۰۰ روپیہ وصول کئے۔ اور وہ سماجیں اس قدر زیر بار ہو گئیں کہ کئی سال تک ان میں سالانہ جلسہ کرنے کی طاقت نہ آئی۔ ان کھڑتالی بھجنوں نے نہ صرف خرچ ہی کو بڑھایا ہے بلکہ آریہ سماج کے بچے رنگ و دیا اور گورو کو بھی بہت کم کر دیا ہے کیونکہ ان بھجنوں میں ایسے ایسے بے تکے اور ناشائستہ الفاظ بھی درج ہیں جن کو کوئی مہذب تعلیمیافتہ سننا بھی پسند نہیں کرتا۔"

ویدپرچار اور اُس کا عملی اپاؤ

بھارت کا ایڈیٹر لکھتا ہے دو مضمون بھارت میں شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ جہانتک وید پرچار کا اصولوں سے تعلق ہے وہانتک کوئی دنیاوی مشکل اُس کے راستہ میں حائل نہیں ہے یعنی ویدوں کی پاک ہدایت کو سرو سادھارن تک پہنچانے میں یہ دقت نہیں ہے کہ جس طرح بائیبل کے پرچارک یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ بائیبل میں جب تک وفضول باتیں موجود ہیں اُن کا پرچار نہیں ہو سکتا۔ یہی حالت قرآن کے بارے میں بھی ہے۔ لیکن ایشوری گیان کے بھنڈار ویدا اس قسم کی باتوں سے اوپر ہیں۔ لہذا ان میں بیان کردہ سدھانتوں کے پرچار میں کوئی خاص دقت سدراہ نہیں ہے۔

بھارت کے ایڈیٹر نے جو ایک فضول چوٹ قرآن شریف پر کی ہے وہ بھارت کے ایڈیٹر کی لیاقت اور صداقت پر کافی سے بڑھ کر روشنی ڈالتی ہے باقی رہا ویدوں کے اصولوں کو لوگوں کے سامنے رکھنا" بھارت کے ایڈیٹر کے اس دعوے کو پڑھ کر ہم اس کی عقل پر روئیں یا ہنسیں۔ جب ہندوستان میں آج ایک آدمی بھی ایسا دکھائی نہیں دیتا جو ویدوں کو جانتا ہو تو اس صورت میں ویدوں کے اصولوں کو لوگوں کے سامنے رکھنا شیش محل کے خواب نہیں تو اور کیا ہے۔

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کو بھول گئے؟۔ ایڈ

ویدِ مقدس میں الشور کو کن اسمائے سے پکارا گیا ہے

(بغیر کسی قسم کے حاشیہ کے)

نمبر ۲

(۱۵) اے اندر... وایو۔ ارگ (پانی) تمہارے واسطے چھڑکا گیا ہے۔ ہمارے واسطے کھانا لیکر ادھر آؤ۔ بڑے دیوتاؤں کو نمسکار۔ چھوٹے دیوتاؤں کو نمسکار۔ نوجوان دیوتاؤں کو نمسکار۔ بوڑھے دیوتاؤں کو نمسکار ہم سب دیوتاؤں کی حتی المقدور پوجا کرتے ہیں نمبر ۱۶- اے اندر کوشیکار سی کے پتر جلد آ۔ اور مج (مجھ) رشی کو بڑا مالدار کر دے۔ نمبر ۱۷- اے اندر تیری ہی سب سے خوراک کی ہر جگہ کثرت ہے۔ اور وہ بآسانی دستیاب ہو سکتی ہے۔ نمبر ۱۸- اے بجر کے گھمانیوالے (کلوخ انداز) چراگاہوں کو سرسبز کر دے۔ اور بہت دولت عطا کر نمبر ۱۹- اندر کیطرف اُس کی شفقت اور دولت اور کامل طاقت حاصل کرنے کے لئے رجوع ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ طاقت ور اندر دولت بخشکر ہماری رکشا کرنے کے قابل ہے۔ نمبر ۲۰- اے سورج اور چاند ہمارے جگت کو کامیاب کرو اور ہماری طاقت کو زیادہ کرو۔ تم بہت آدمیوں کے واسطے پیدا ہوئے ہو۔ بتوں کو تمہارا ہی آسرا ہے۔ نمبر ۲۱- سورج کے نکلنے پر ستارے معدات کے چوروں کی مانند بھاگ جاتے ہیں۔ نمبر ۲۲- ہم سورج دیوتا کے پاس بستے ہیں جو دیوتاؤں کے درمیان نہایت عمدہ ہے۔ (۲۳) اے چاند ہمیں تہمت سے بچا۔ گناہ سے محفوظ رکھ۔ ہمارے توکل سے خوش ہو کر ہمارا دوست ہو جا۔ ایسا ہو کہ تیری قوت زیادہ ہو۔ (۲۴) اے چاند تو دولت کا بخشنے والا ہے اور مشکلوں سے نجات دینے والا ہے۔ ہمارے مکاپنر دلیر بہادروں کے ہمراہ آ۔ نمبر ۲۵- اے چاند اور اگنی تم مربّہ برابر ہو ہماری تعریفوں کو آپس میں بانٹ لو۔ کیونکہ تم ہمیشہ دیوتاؤں کے سردار رہی ہو۔ نمبر ۲۶- میں جل دیوتا کو جس میں ہمارے مویشی پانی پیتے ہیں بلاتا ہوں نمبر ۲۷- دریا جو بہ رہے ہیں ان کو نذریں چڑھانا چاہئیں ایسا ہو کہ وہ جل سورج کے قریب ہیں اور وہ سورج کے شریک رہتے ہیں جاری اس ریت پر مہربان ہوں۔ نمبر ۲۸- اے دھرتی (پرتھوی) دیوتا ایسا ہو کہ تو بہت وسیع ہو جاوے تجھپر کانٹے نہ رہیں اور تو ہمارے رہنے کی جگہ ہو جاوے۔ اور ہمیں بڑی خوشی دے۔ (۲۹) ایسا ہو کہ ورڈنا (دیوتا) ہمارا خاص مہربان ہو جاوے۔ (۳۰) ایسا ہو کہ مترا دیوتا ہماری نگہبانی کرے۔ ایسا ہو کہ دونوں ملکر ہمیں دولتمند کر دیں۔ (۳۱) اے نشتری دیوتا اور تیری بی بی جگت کے دیوتاؤں سے ہماری سفارش کرو۔ ہم اگنی کی جو مذہبی رسوم میں روشن کیجاتی ہے پرستش کرتے ہیں۔ نمبر ۳۳- عاقلوں نے اے اگنی تجھے دیوتاؤں کا ملانے والا کارکن پروہت بڑی دولت بخشنے والا جلد سننے والا اور بہت مشہور پاکر اپنی جگہوں میں رکھا ہے نمبر ۳۴- اے اگنی ہوا سے بھڑک کر اور مشتعل ہو کر لکڑیوں میں بآسانی گھس جاتی ہے نمبر ۳۵ اے اگنی جب تو سانڈ کی طرح بن میں گھس جاتی ہے تب توجس طرف جاوے تیرا راستہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یعنی لکڑیوں کو جلا کر بھسم کرتی جاتی ہے اور سب چیزوں کو جو آگے آتی ہیں خواہ ساکن ہوں یا متحرک جلا دیتی ہے۔ نمبر ۳۶- اگنی کی جو ہر قسم کی دولت دینے والا ہے۔ (۳۶) میں اگنی کی جو ہر قسم کی دولت دینے والا ہے پوجا کرتا ہوں نمبر ۳۷- اگنی جو بن میں پیدا ہوا ہے اور انسان کا دوست ہے اور اپنے پوجاری کی اسیطرح حفاظت کرتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

سوانح عمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے ایسے دھندوکارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان میں بیدینی کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہو کر اُن کے عقائد باطلہ کا کھنڈن کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا یہ کتاب قطعی محققانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنے سچے دوستوں کو کوئی نادر سی نادر کتاب بطور تحفہ پیش کیجاوے تو آپ یہ گوہر بے بہا یعنی سوانحعمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ بطور تحفہ اپنے کسی سچے دوست کے پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کریں

پہلا ایڈیشن تقریباً ختم ہو چکا تھا کہ اتفاق سے لاہور میں ایک دوست کے ہاں سے ۶۰ جلدیں مل گئیں

بہت جلد خریدیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

قیمت صرف ۸ر ایک درجن کے خریدار سے للعہ یعنی فی کاپی ۶ر

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار "نور" قادیان ضلع گورداسپور

جیسا راجہ لائق آدمی پر مہربانی کرتا ہے۔ ایسا ہو کہ وہ ہمیشہ مہربان ہو۔ نمبر ۳۸۔ اے اگنی دیوتا تو خشک لکڑی کے رگڑنے کے پیدا ہوتی ہے۔ تب تمام تیرے پوجاری پاک رسم ادا کرتے ہیں۔ ایسا ہو کہ وہ اگنی جو رنگ برنگ روشنی کی مالک ہے اس اپنے پجاری کی خواہشوں کو غور سے سنے ہمیشہ انگلیاں پیاری اگنی سے ایسی محبت کرتی ہیں جیسے عورتیں اپنے خاندوں سے کرتی ہیں۔

نمبر ۳۹۔ اے اگنی جبکہ پوجاری تجھے اپنے گھر میں روشن کرتا ہے اور تجھے بھوگ لگاتا ہے۔ جس کی وہ ہر روز خواہش رکھتا ہے تو اے اگنی دو طرح سے زیادہ ہو کر اس کی اوقات بسری کے لوازم زیادہ کرتی ہے ایسا ہو کہ قوت ہاضمہ کی اگنی جو خوراک سے تعلق رکھتی ہے بھگتوں اور نامور پرہتوں کی خدمت کرنے والے کو بطور چشمۂ حرارت مردی کے دیجاوے۔ اور ایسا ہو کہ اگنی سے اس کا مضبوط اور بے عیب اور جوان اور فہیم لڑکا پیدا ہو ایسا ہو کہ ترے دولتمند پوجاری بہت خوراک حاصل کریں۔ ایسا ہو کہ دیوتا جو تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھے روشن کرتے ہیں اور اُن کی عمر دراز ہو۔ ایسا ہو کہ ہم لڑائیوں میں اپنے دشمنوں سے لوٹ حاصل کریں۔

نمبر ۴۰۔ جل میں بونٹیاں ہیں اس لئے اے برہمچاری جل کی تعریف کرنے میں مستعد ہو۔ نمبر ۴۱۔ اے جل تمام بیماریوں کے بونٹیوں کو میرے فائدے کے واسطے اُپکا

نمبر ۴۲۔ اے سوم رس کے پینے والے اندر گو ہم مستحق نہوں پر تو ہمیں ہزار ہا عمدہ گوئیں اور گھوڑے دیکر مالا مال کر۔ نمبر ۴۳۔ اے خوبصورت اور طاقتور اندر خوراک کے مالک تیری شفقت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ ہمیں ہزاروں عمدہ گھوڑے اور گوئیں دے۔ ہر ایک کو جو ہمیں گالی دیتا ہے غارت کر۔ ہر ایک کو جو ہمیں نقصان پہنچاتا ہے قتل کر اور ہمیں ہزاروں گھوڑے اور گوئیں دے۔ نمبر ۴۴۔ اے اندر جو ہماری بہتری میں راضی ہوتا ہے۔ ایسا کر کہ ہمیں خوراک بافراط ملے۔ اور مضبوط اور بہت دودھ دینے والی گئوئیں ہمارے ہاتھ آویں جن کے باعث سے ہم عیش و عشرت میں مشغول رہیں۔

نمبر ۴۵۔ اے اندر اور اگنی میں جو دولت کا خواہشمند ہوں تم دونوں کو اپنے دل میں رشتہ دار اور قرابتی تصور کرتا ہوں۔ اور اک اجو تمنے مجھے عنایت کیا ہے کسی دوسرے نے کبھی نہیں دیا۔ اور اسطرح بہرہ مند ہو کر میں نے یہ منتر جس میں میں نے اپنی خوراک کی خواہش ظاہر کی ہے تمہاری تعریف میں بنایا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

طبی دنیا میں حیرت انگیز تھلکہ ولایت کی ادویہ کا راز فاش ہو گیا

برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن لندن نے (SECRET REMEDIES) سیکرٹ ریمیڈیز نامی کتاب شائع کر کے طبی دنیا میں حیرت انگیز تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں ان پیٹنٹ ادویات کا راز انکشاف کیا گیا ہے۔ جو آجکل ہندوستان کے گھر گھر میں مقبول عام ہو رہی ہیں۔ ۲۰ درجن کی ایک ایک شیشی تین یا چار روپیہ کو آتی ہے۔ اگر یہی ادویات اس کتاب کے نسخوں سے گھر میں تیار کی جاویں۔ تو صرف ۲ ریا ۳ ر لاگت آتی ہے۔ اس نے ہر ایک انگریزی خواندہ اصحاب حکیموں۔ ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے طالب علموں کے لئے اس کا مطالعہ خالی از فائدہ نہیں اس کتاب میں ایسوسی ایشن نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ قیمت فی جلد ۲ ر روپیہ جو نیچے لکھے پتہ پر ملسکتی ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت اور پڑھنے میں آسان ہے۔

اشتہاری حکیموں کی ادویات خریدنا چھوڑ دیں

کیونکہ یہ عموماً نقصان دہ ہوتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ایک دوائی مختلف مریضوں اور مرضوں پر کبھی کارآمد نہیں ہو سکتی ہے۔ ہم نے سب اصحاب کی سہولیت کے لئے مختلف امراض کے نسخہ جات بہم پہنچانے کا انتظام دیا ہے۔ مریض کا پورا حال آنے پر مجرب۔ کم خرچ اور عمدہ نسخہ بھیجا جاتا ہے۔ جو مرض کو جڑ سے چند دن میں اکھیڑ دے۔

اس کے علاوہ اشتہاری حکیموں کی ادویات کے نسخے اور تمام قسم کی صنعت و حرفت کے نسخے بھی آرڈر پر بھیجے جاتے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ ر ایک درجن نسخہ ۲ ع

نسخہ جات کی قیمت ۸ ر سے کم بذریعہ ٹکٹ ۱۰ ر زیادہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔

مینیجر دی کمرشیل اینڈ میڈیکل بکس ایجنسی امرتسر

رسالہ ہیضہ	۴ ر	رسالہ تپ	۷ ر	مفید روزگار	۸ ر
رسالہ معجون اطریفل	۴ ر	طاقت جسمانی		دولت کمانے کا	
رسالہ گلٹ سازی	۴ ر	پر مضمون	۸ ر	فن	۱۰ ر
رسالہ چیچک خسرہ	۴ ر	معدن الحکمت	۸ ر	فن گھڑی سازی	۲ ر
رسالہ دار الشفا	۶ ر	تشریح الاجسام	۸ ر	رسالہ انگریزی	۸ ر
علاج بذریعہ پانی	۴ ر	رسالہ آتشک		علاج بے دوا	
رسالہ بواسیر	۴ ر	سوزاک	۴ ر	بے جراح	۱۳ ر
رسالہ عرق شربت	۴ ر	مجربات مسیح	۸ ر	جوہر ادویہ	۱۰ ر
رسالہ صابون سازی	۱۲ ر	مجربات دولت	۴ ر	ملک عدم	۱۲ ر
رسالہ کمزوری	۶ ر	ذخیرہ صنعت		تریاق اکبر	۲ ر
علاج الاطفال	۴ ر	و حرفت	۴ ر	رسالہ کشتہ جات	۸ ر

نوٹ۔ ہمارے ایجنٹ مقرر کئے جاتے ہیں۔ جو ہمارے کمیشن پر ہماری دوائیں فروخت کر سکتے ہیں۔

مینیجر دی کمرشیل اینڈ میڈیکل بکس ایجنسی امرتسر

آٹا پیسنے کی چکی یا لوہے کا خراس

آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ۔ اور دانہ فی گھنٹہ ۴ من پختہ تیار ہوتا ہے۔ وزن مشین تخمیناً ۷ من سیر پختہ ہوگا قیمت درجہ اول معہ درجہ دوم ۷ فی من پختہ مبلغ دس روپیہ بیعانہ آنے پر خراس دی پی کیا جا سکتا ہے۔ اور کماد پیلنے کے آہنی بیلنے برائے فروخت ہر قسم موجود ہیں۔ مولا بخش غلام حسین۔ کریم بخش مستریان آئرن فیکٹری انبالہ شہر گورداسپور پنجاب

سومنگلا یہ ایک مذہبی دلچسپ ناول ہے جس میں رد تناسخ اور تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلیٰ کمال دلسوزی پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے قیمت صرف ۱ر ملنے کا پتہ (مینجر اخبار نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات۔ گلاب۔ کیوڑہ۔ موتیا چنبیلی حنا۔ ہر باندی۔ وغیرہ۔ فیتولہ ۸ر سے لیکر رصہ تک اور تیل بابونی کا چنبیلی۔ حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر رصہ تک اور عرق گلاب و کیوڑہ وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ۱۰ تولہ تک۔ اور ہر قسم کے عطر دان اور ہر قسم کی شیشیاں۔ گلقند۔ قوام تمباکو خوردنی حمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ازروے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرمانویں معہ نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرمانویں۔ اجازت دیں یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ و سعداللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی فضلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا ۲۱ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ضرور ایک مرتبہ منگا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کے ۴۔ پانچ فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کے چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے۔ اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۴ر محصولڈاک ۵ر دو شیشی ۷

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک ایک ڈبیہ سے ۷ ڈبیہ تک ۵ر درجن ڈبیہ تک ۷

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی ہی کھانسی اور کف کی بیماری ہو اُسکو آرام کرتی ہے۔ اس میں یہ فوائد ہیں (۱) سردی سے بچانا (۲) کھانسی کو دبانا۔ (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا۔ (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا۔ قیمت بڑی شیشی ۳۲ خوراک ۸ر پیکنگ و محصولڈاک ۷ر چھوٹی شیشی ۱۶۔ خوراک قیمت ۸ر پیکنگ و محصولڈاک ۵ر

اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے

مہاراجہ دل گنجن سنگھ دیو بہادر ریوڈ ڈبڑی چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں جناب من آپکی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفعہ ہو گئی ہے۔ مجھے صرف ۷ خوراک پینے سے زیادہ درکار نہ ہوئی۔ کھانسی مجھے دنوں سے تکلیف دی رہی تھی۔ اسوجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۷ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرے اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھندجالا پڑوال۔ سبل اور سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فیتولہ ۷ر قسم دوم ۴ر اصلی میرا جس کی اصل قیمت ۷ر ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت صرف تین روپیہ تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے)

مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم سفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول۔ و سیلان منی۔ دیوست و درد مفاصل۔ وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ بخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت دو تولہ ۷ر

KHILAFAT LIBRARY

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں شہدی۔ پشاوری۔ بادامی اور سیاہ و سفید۔ ماشی اور ریشمی۔ سوتی۔ ٹسری صاف سفید اور بادامی۔ اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی سوداگر مہاجر قادیان

ضلع گورداسپور